جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

شاعر اہلبیتؑ سید ضمیر الحسن تنویرؔ

مصور ظہور کاظمی

کمپوزنگ سید نبیل حسن گیلانی (گیلانی پریس)

اشاعت اول

تاریخ طباعت اپریل 2000

تعداد ایک ہزار

ناشر طفیل آرٹ پرنٹرز

ہدیہ بلا معاوضہ

تعاونِ خصوصی ...... محترم فراست علی بٹ

رابطہ

امام بارگاہ باقر علی بٹ (مرحوم) مغل حویلی

اندرون موچی گیٹ، لاہور

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	نوحہ جات اردو	
1	جب ماہِ محرم آتا ہے	1
2	کربل میں کیوں باغ نبیؐ کا امت نے ویران کیا	2
3	اسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ	3
4	ہائے مٹ جاتا اسلام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے	5
5	دیکھ لوائے کو فیو میں زینبؑ دلگیر ہوں	6
6	دین کو زندہ جاوید بنانے کیلئے تیرا ایثار شاہِ کرب وبلا کافی ہے	7
7	اے چاند محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے	9
8	تابوت پے حسنؑ کے یہ تیر کیسے برسے	10
9	احمدؐ کے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا	11
10	اولادِ مصطفٰےؐ پے قیامت گزر گئی	12
11	شہیدِ کربلاؑ پُر درد یہ تیرا افسانہ ہے	13
12	لٹا ہے کربل کی سر زمین پر جو آلِ احمد کا کارواں ہے	14
13	گلشنِ آلِ محمدؐ ہو گیا ویران ہے	15
14	مظلوم کربلا کی عزادار آگئی	16
15	آجا علی اصغرؑ تمہیں سینے سے لگالوں	18
16	فرزندِ فاطمہ کو امت نے کیوں ستایا	19
17	حسینؑ تجھ کو زمانہ بھلا نہیں سکتا	21
18	زینبؑ تیری چادر کے لٹ جانے کا ارماں ہے	22
19	گلزارِ پنجتن کا بس آخری یہ پھول ہے	23
20	شبیرؑ پہ اتنے ظلم کئے اسلام کے دعویداروں نے	25
21	کس طرح تم کو سناؤں کربل کی داستاں	26
22	تیرے دم سے حسینؑ ابن علیؑ اسلام باقی ہے	27

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
23	پرچم عباسؑ پہ لکھی ہے غم کی داستاں	28
24	دن عاشور کا گزرا کیسے یہ مظلوم شبیرؑ سے پوچھو	29
25	غمگین دو جہاں کربل کی داستاں سے	30
26	کیوں اجرِ رسالت کا فرمان بھلایا ہے	31
27	گر دین میں قربانی اے شبیرؑ نہ ہوتی	33
28	آبِ خنجر سے ہوا تر ہے گلا شبیرؑ کا	34
29	سجادؑ بتا پردا میرا کون بچائے	36
30	کربل میں کیوں ہوئی ہیں جفائیں جواب دو	37
31	کر چکے شبیرؑ جب خنجر تلے سجدہ ادا	39
32	لٹی ہے آلِ نبی دین کی بقاء کیلئے	41
33	ہائے رک نہ سکے گی دنیا سے شبیرؑ کی ماتم داری	42
34	فرزندِ محمدؐ کو تیروں سے چھپایا ہے	43
35	اٹھا کلثومؑ زینبؑ کے سروں سے باپ کا سایا	44
36	مولا علیؑ پہ سجدے میں خنجر چلا دیا	45
37	مقتل میں ہے حسینؑ کا لاشہ تڑپ رہا	46
38	اکیلی رہ گئی بھائی گئے بچھڑ زینبؑ	48
39	دم توڑ گیا اکبرؑ شبیرؑ کی بانہوں میں	50
40	خنجر تلے زینبؑ نے بھائی کا گلا دیکھا	51
41	جہاں میں آئے تھے غازی تو بس وفا کیلئے	52
42	مسلمؑ کے یتیموں پہ حارث نے ستم ڈھایا	53
43	دیا ہے درس جرأت دخترِ کرارؑ زینبؑ	54

نوحہ جات پنجابی / سرائیکی

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	نانا رل گئی تیڈی آل	56
2	وچہ جنگل کرب بلا دے برباد تھیا زہراؑ دا چمن	57
3	ہائے زینبؑ درد ستائی	58
4	اسلام دی ہو تکمیل گئی جدوں زینبؑ وچہ بازار گئی	59
5	کل عالم اتے احسان کیتا ہے چن زہراؑ	60
6	زہراؑ جائی رات ڈاہویں دی مشکل نال نبھائی ہے	61
7	دیگر ویلے وطنوں ٹریا پاک بتولؑ دا جانی ہے	62
8	پھل قاسمؑ دے سہرے والے کیوں ڈسدے کملائے نے	64
9	پردیس وچہ تیڈی بھین ہے گئی رل بائے زہراؑ دا جایا	65
10	لاش تیڈی ہے دھپ تے ویرن بھین دی شام تیاری ہے	66
11	رونڑ رت سجادؑ وطن ہے شام دا اے بازار نہیں	67
12	جگ توں وکھری موسےؑ کاظمؑ ظلم دی قید نبھائی ہے	68
13	گل دیرتے خنجر چلدا کیویں زینبؑ ڈھدی رہی ہوسن	69
14	کیوں ریگزر ویلے وطن کنوں ٹری آل عباء رب خیر کرے	70
15	ماتم ہے مسلمانوں زہراؑ دے لٹے گھر دا	71
16	بن قیدی ویر دی لاش اتے کھڑی مقتل وچہ حیران زینبؑ	72
17	کربل دی گرم زمین اتے بن کفن دے چھوڑ ٹر آگئی اے	73
18	شبیرؑ تیری مظلومی تے پئی روسیں دنیا ساری اے	74
19	مدینہ چھوڑ کربل وچہ نیں شبیرؑ آیا ہے	75
20	یثرب دی شہزادیاں دا کیتا شامیاں استقبال	76

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
21	لتھا زین توں چمن نبی ہاشم دا غازی سلطان وفا دا	77
22	بے کفن شہید دی میت اُتے پئی زینبؑ کردی وین	78
23	زہراؑ دیاں جائیاں وین رن پیا جگ توں ٹر دا حسنؑ بھرا	80
24	میڈا آ گیا وقت آخیر بھین تیں رُل ونجناں	81
25	مظلوم ہے جنازہ سبطِ نبیؐ حسنؑ دا	82
26	اسلام دے دعوے دارو ماتم اج حیدرؑ دا	83
27	میں غیرت پنجتن دی ہاں میرے سر تے ردا کوئی نہیں	84
28	صغرا رہی تکدی راہنواں اکبرؑ نہیں آیا	85
29	کربل وچ دھی زہراؑ دی اُجڑ گئی لوگو	86
30	زہراؑ نوں ظالم اُمت نے کیوں بعد رسولؐ ستایا ہے	88
31	یااللہ زینبؑ دے وانگوں اُجڑے نہ کوئی ہمشیر	90
32	سمجھ کے حارث نے بے وارث مُسلم دے شہزادے	91
33	قرآن نوں قاریاں قتل کیتا کر قید لیا تفسیر اں نوں	92
34	مظلوم حسینؑ دا غم کرنا سانوں زینبؑ آپ سکھا گئی اے	93
35	آیا ہے عزادارو مُحرم دا مہینہ	94
36	شبیرؑ والے ماتم زینبؑ دی امانت ہے	95
37	لوگوا ے جنازہ ہے داماد پیغمبر دا	96
38	ہائے رُل کے جنگلاں وچ سید اسلام تے کر احسان گئے	97
39	شبیرؑ دی مقتل وچ کھڑی رندی زہراؑ جائی	98
40	چمن زہراؑ دے چھوڑ مدینہ کربل آن وسایا ہے	99
41	اُٹھ جاگ علی اصغر ویرن تینوں لوریاں بھین سناوے	101
42	رَب خیر کرے دھی زہراؑ دی پئی خیمیوں باہر آندی اے	102

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
43	ہر کلمہ گو توں پچھدا اتو ہی اے سوال اے	103
44	اصغر دے نازک گل دیوچ جدوں لگ حُرمل دا تیر گیا	104
45	کالا علم گواہ ہے غازی تیری وفا دا	105
46	زینبؑ وطن توں ٹر پئی عباسؑ دے سہارے	107
47	حسنینؑ تے زینبؑ دے سر توں گیا اُٹھ بابے دا سایا ہے	108
48	اسلام دا محسن قتل ہویا سر تاج رسول دی دھی دا	109
49	بابے دے پاک جنازے تے آئی پنجتن دی غمخوار اے	110
50	شاہِ نجف دے سر تے خنجر شقی چلایا	111
51	اسلام دے محسن دا اَج یومِ شہادت ہے	112
52	کاظم امام نوں ملی کس جرم دی سزا	113
53	زہراؑ دے چمن دی لوگو درداں بھری کہانی	114
54	سبطِ نبیؐ دی لوگو بس ہور کوئی خطا نہیں	115
55	ٹر پئی اے شام زینبؑ سجادؑ دے سہارے	116
56	مظلوم دا اے ماتم کائنات دیوچ جاری	118
57	زہراؑ دے اُجڑے گلشن دا جس زل دیوچ ارمان نہیں	119
58	سجادؑ دی زندگی مُک گئی ہے ہر دُکھ گیا ہے صبر دے نال نبھا	120
59	شبیرؑ تے زینبؑ اسلام تے احسان	122
60	کربل دی سرزمیں تے لُٹ گئی بتول زادی	123
61	زہراؑ دیاں دھیاں دا غمخوار رہیا کوئی نہیں	124
62	احسان کُل جہاں تے مظلوم کربلا دا	125
63	شبیرؑ آکھے پڑھ بسم اللہ دے فجر دی توں آذان اکبرؑ	126
64	ماتم بھرا دا کر دی گئی شام زہراؑ جائی	127

شاعرِ اہلبیتؑ

سید ضمیر الحسن تنویر

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
65	زینبؑ بچا لیا ہے اسلام دا نظام	129
66	غازیؑ دی بھین زینبؑ محتاج ہے ردا دی	131
67	لُٹ گیا دشت وچہ گلشنِ پنجتنؑ	133
68	پُتراں دی موت دا غم کدے بھلدیاں نئیں ماواں	135
69	میرا امیر ویرن غربت دی دے صدا نئیں	137
70	سجادؑ دی زندگی دی نگہبان ہے زینبؑ	139
71	جگ تے مثال بن گئی عباسؑ دی وفا	141
72	گیا ماریا چمن زہراؑ دا زینبؑ رُل گئی اے	142
73	مسلم دے لال کیتے تقدیر نے جدا	143
74	مجبوری کوئی بن گئی اے ٹری دیگر ویلے آلِ عبا	144

تعارف

سیدّ ضمیر الحسن تنوؔیر کے والد گرامی مولوی سیدّ کاظم حسین شاہ ہیں، اُنکے دادا مولوی سیدّ شیر علی شاہ ذاکرِ اہلبیت تھے، جن کی تمام زندگی مدحت محمدؐ و آلِ محمدؐ میں گذری، اِسطرح ذکرِ اہلبیت سیدّ ضمیر الحسن کو ورثہ میں ملا۔ اِن کے آباء واجداد کا سلسلہ نسب جناب اِمام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند امام زادہ حضرت موسیٰؑ مبر قعؑ سے ملتا ہے۔ یہ خاندان ایران سے ہجرت کر کے مغربی پنجاب کے ایک شہر خوشاب میں مقیم ہوا۔ یہ سادات تقوی رِضوی کہلاتے ہیں۔ دورانِ تعلیم سیدّ ضمیر الحسؔن کو اپنے نانا سیدّ صفدر علی شاہ خائفؔ مرحوم کی سرپرستی نصیب ہوئی جو کہ مُسدس، رباعی، نوحہ کے مستند شاعر تھے۔ اُنکی صحبت اور ماحول کے اثر سے تنوؔیر صاحب نے سال 1958 میں شاعری کا آغاز کیا اور اپنے ماموں سیدّ محمد ظفر عباس، ملک محمد عزیز وغیرہ کے ہمراہ نوحہ خواں پارٹی تشکیل دے کر نوحہ خوانی شروع کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد محکمہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی جوہر آباد میں ملازمت اختیار کرلی۔ دورانِ ملازمت اُنہیں بزرگ شعراء جناب راجہ عبدالغفور جوہر نظامی اور سیدّ قیصر عباس بارہوی مرحوم سے استفادہ کا موقع ملا۔ جن سے وقتاً فوقتاً مشورہ لیتے رہے۔ سال 1971 میں محکمہ تھل ختم ہونے پر تنوؔیر

صاحب کی تعیناتی بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ہوئی۔ چونکہ اُنکی شادی 1964 میں بخاری خاندان جو کہ کوچہ ماشکیاں اندرون موچیدروازہ میں سکونت پذیر ہیں ہو چکی تھی اس لئے وہ معہ اہل وعیال لاہور منتقل ہوگئے۔ جب تصدق خاں صاحب نے مصری شاہ میں الگ ماتمی سنگت کی بنیاد رکھی تو تنویرؔ صاحب نے چوہدری محمد سلیم ساقی، پیارے خان وغیرہ کے ساتھ مل کراِس سنگت میں تقریباً 2 سال تک نوحہ خوانی کی اِس طرح لاہور کے جلوس ہائے ماتم میں وہ متعارف ہوئے۔ اُن کا لکھا ہوا پنجابی نوحہ :-

میں غیرت پنجتن دی ہاں میرے سر تے رِدا کوئی نئیں
رہیا غمخوار دُنیا تے میرا عابدؑ سوا کوئی نئیں

بے حد مقبول ہوا۔ اِسی دوران العباس نوحہ خواں پارٹی کٹڑی باوا چونا منڈی والوں نے تنویرؔ صاحب سے ایک نوحہ بسلسلہ شہادت جناب علیؑ علیہ السلام لکھوایا۔ جسکی طرز مشہور موسیقار غلام قادر شگن نے ترتیب دی جسکا مطلع یہ تھا:-

اِسلام دا مُحسن قتل ہویا سر تاج رسول دی دھی دا
زہراؑ دے لال یتیم ہوئے گیا ماریا ویر نبیؐ دا

یہ نوحہ بھی بہت مقبول ہوا اور اب تک ہر سال پڑھا جاتا ہے۔ اِس کے بعد ایک اُردو نوحہ۔ احمدؐ کے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا ۔ اسلام کا دُنیا

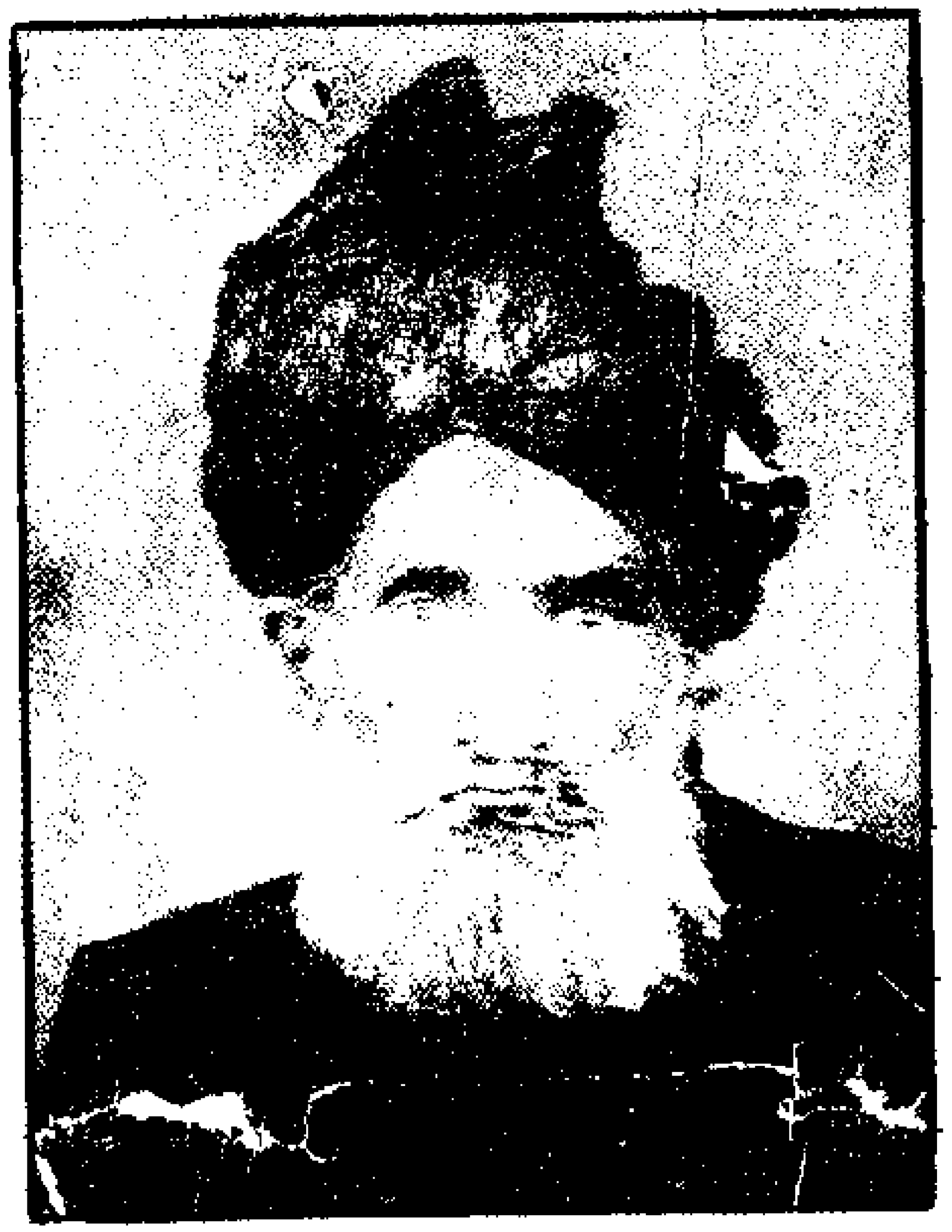

سیّد صفدر علی شاہ حائف

میں کہیں نام نہ ہوتا تنویرؔ صاحب نے تحریر کیا اور سوز موسیقار ذُوالفقار علی نے ترتیب دیا اور العباس نوحہ خواں پارٹی نے پڑھا۔ یہ نوحہ شاعر اور نوحہ خواں پارٹی دونوں کی پہچان بن گیا۔ بعد ازاں متعدد نوحہ جات کے سوز جناب وزیر افضل موسیقار اور اُن کے فرزند اکبر عباس نے ترتیب دیئے اور تمام نوحے العباس نوحہ خواں پارٹی نے نہائت پر سوز انداز میں جلوس ہائے ماتم میں پڑھے اِس کے علاوہ مرکزی ماتمی سنگت ڈھوک رتہ راولپنڈی اور سیدّ مجاہد حسین نوحہ خواں پارٹی خوشاب میں بھی تنویرؔ صاحب کے نوحے پڑھے جاتے ہیں۔ تنویر صاحب 1971 تا 1982 لاہور میں مقیم رہے۔ اِس دوران ان کی نشست جناب ایوب علی خان مرحوم کے گھر رہی جہاں سیدّ کلبِ عباس، راقم سیدّ صفدر کاظمی، آغا سجاّد، جعفری برادران، سید رضا کاظمی، پیارے خان شرکت کرتے جہاں ذکرِ محمدؐ وآلِ محمدؐ و سوز خوانی نوحہ خوانی کی محفل رات گئے تک جاری رہتی۔ تنویرؔ صاحب صرف نوحہ لکھتے ہیں، تاہم اُن کی یہ انفرادیت ہے کہ اُنھوں نے اردو، پنجابی اور سرائیکی میں نوحے لکھے ہیں جو کہ یکساں طور پر مقبول ہوئے ہیں۔ شاہ صاحب کا تعلق چونکہ سرائیکی پٹی کے ملحقہ علاقے سے تھا، اور وہ دورانِ ملازمت بھکر، کلور کوٹ اور میانوالی میں مجموعی طور 7 سال تک تعینات رہے جس کی وجہ سے اُن کے کلام میں سرائیکی زبان کے الفاظ اور سرائیکی زبان میں اہلبیتِ محمدؐ کے مصائب کا انداز نمایاں نظر آتا ہے۔ 1984 سے تنویرؔ صاحب بسلسلہ شہادت جناب اِمام زین العابدین علیہ السلام 25 محرم الحرام ہر سال نیا نوحہ لکھتے ہیں جس کی طرز اکبر عباس مرتب کرتے ہیں اور العباس نوحہ خواں پارٹی چوک نواب صاحب اندرون موچیدروازہ میں پڑھتی ہے۔ اِن مخصوص نوحہ جات کو انتہائی مقبولیت حاصل ہے۔ جُملہ عزادار اور ماتمی حضرات اِس کے منتظر رہتے ہیں۔ تنویرؔ صاحب 1982 سے اپنے آبائی ضلع خوشاب منتقل ہو چکے ہیں اور آج کل جوہر آباد میں مقیم ہیں۔ جناب ایوب علی خان صاحب کی وفات کے بعد تنویرؔ صاحب جب بھی لاہور آتے ہیں تو اُن کی نشست جناب فراست علی بٹ کے امام بارگاہ باقر علی بٹ مغل حویلی اندرون موچیدروازہ میں ہوتی ہے۔ جہاں دیگر احباب کے علاوہ جناب خواجہ بشارت حسین کربلائی بھی شرکت کرتے ہیں۔ اِس کتاب کی طباعت کے لئے فراست علی بٹ صاحب کے تحرک پر راقم نے تنویرؔ صاحب سے کلام حاصل کرکے ترتیب دیا ہے۔ جناب فراست بٹ صاحب کے خلوص اور لگن سے یہ سلسلہ طباعت کی منزل تک پہنچی ہے۔ بٹ صاحب کی مساعی یقیناً احسان کے مترادف ہے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بحقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ اُن کی توفیقات میں مزید اضافہ کرے اور ذکر محمدؐ آلِ محمدؐ کے فروغ میں اُن کی محنت، لگن، خلوص اور مالی اعانت بارگاہِ

خداوندی میں قبول و منظور ہو۔ آمین۔

جہاں تک سید ضمیر الحسن تنویرؔ کے کلام، معیارِ شاعری کا تعلق ہے قارئین کرام اس کا خود فیصلہ کریں۔ میں محض ایک بات کہوں گا کہ اُن کے تحریر کردہ نوحے رقت آمیز ہوتے ہیں جو کہ عوام الناس اور حلقہ ہائے ماتم میں بہت مقبول ہیں اور یہ اُن پر شہیدانِ کربلا کی خصوصی عنائت ہے۔

آخر میں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ تنویرؔ صاحب کو صحت و تندرستی دے اور وہ اسی طرح مدحتِ مظلوم کربلا کا فریضہ انجام دیتے رہیں اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ آمین ثم آمین

(شاعر اہلبیت)
سیّد صفدرؔ علی کاظمی
اندرون موچی دروازہ لاہور

تاثر

کربلا کا ماننے والا کبھی بھی قلم کا محتاج نہیں رہا۔ واقع کربلا پہ بڑے بڑے جید لوگوں نے قلم کُشائی کی ہے۔ واقع کربلا خُدا کی وحدانیت کی سب سے بڑی شہادت نواسہؑ رسولؐ کی شکل میں ہے لیکن اس خطے جسمیں ہم رہائش پذیر ہیں اِس میں ہمیشہ مرثیہ گوئی کو بہت مقام حاصل رہا ہے۔ تقریباً ایک صدی کی دہائی ہمیں نوحہ خوانی کی طرف لے جارہی ہے اور اِس موجودہ دور میں سید ضمیر الحسن تنویرؔ نے جو نوحے لکھے ہیں۔ وہ ہمیں اُن کشمیری مصنفوں کی یاد دلا رہے ہیں۔ جن کے کلام گھر سے پڑھنے اور سُننے والا اپنے آپ کو محسوس کرتا تھا کہ وہ اُس کو خود دیکھ رہا ہے۔ جس طرح میں نے محلّہ شعیاں میں العباس نوحہ خواں پارٹی کٹڑی باوا چونا منڈی سے 24 محرم الحرام کی شام یہ آواز سنی۔

مظلوم کربلا کی عزادار آگئی
زینبؑ برہنہ سر سرِ بازار آگئی

تو ایک بے خُودی کا عالم چھا گیا جس میں مجھ سمیت بوڑھے اور جوان سب ماتمِ حسینؑ میں مصروف ہوگئے۔ وقت کا کوئی اندازہ نہ رہا۔ اذانِ صبح کے وقت جب ماتم اختتام پذیر ہوا تو اس نوحے کے خالق کو ملنے کا اشتیاق ہوا۔ للذا ملاقات کب ہوئی جب اسی شاعر کا لکھا ہوا نوحہ اُسی العباسؑ

نوحہ خواں پارٹی نے

دین کو زندہ جاوید بنانے کیلئے
تیرا ایثار شاہِ کربلا کافی ہے

پڑھا۔ جو اشتیاق اُس شاعر کو دیکھنے کا تھا۔ اِس نوحے کے ساتھ پورا ہوا۔ جب اِس شاعر کو دیکھا، تعارف ہوا، باتیں ہوئیں باتوں باتوں میں پُرانی شناسائی نکل آئی یہ شناسائی تو دنیاوی تھی۔ لیکن ایک شناسائی محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ماننے والوں میں بہت قدیم ہے۔ جس کو آپ ازل سے بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ شاعر شکل سے مکمل شاعر نظر آیا۔ اور گفتگو میں جو مٹھاس اِن میں دیکھی وہی اُس کے کلام میں بھی نظر آتی ہے۔ تنویرؔ شاہ نے بہت سے نوحے لکھے اور اللہ تعالیٰ اُسے زندگی دے اور نوحے لکھتا رہے۔ اُس کا یہ نوحہ

ہر کلمہ گو توں پچھدا تنویرؔ اے سوال
بے جُرم و بے خطا کیوں رُل گئی نبی دی آلِ

اِس نوحے میں یہ مصرع

بے شک خلیلؑ رب دے منزل صبر دکھائی
اکھیاں تے پٹیاں بن کے لیکن چھُری چلائی
اکھیاں نوں کھولیاں رکھ کے لاشہ پسر تے آ کے
سینے توں برچھی کڈھنی شبیرؑ دا کمال اے

حقیقت کے اِس قدر قریب بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ واقعہ کربلا کی حقیقت ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ تنویرؔ نے ہمیشہ اپنے کلام میں کبھی بھی واقعہ کربلا سے دور ہونے کی کوشش نہیں کی۔ یہی تنویرؔ شاہ کی خصوصیت ہے۔ انُ ہی دِنوں میں جب تنویرؔ شاہ کے لکھے ہوئے نوحوں کی گونج امام بارگاہوں سے نکل کر عزاداروں کے گلی کوچوں میں پہنچ رہی تھی تو مغل حویلی میں واقع باقر علی بٹ مرحوم کے قدیمی مکان کو اُن کے صاحبِ فراست بیٹے فراست علی بٹ نے امام بارگاہ کی صورت دے کر جدید طریقے سے تعمیر کروایا۔ فراست علی بٹ کے نانا ذاکر جان محمد جن کی وفات 1939 میں ہوئی جو اپنے وقت کے نامور کشمیری ذاکر تھے۔ جن کو گورنمنٹ کی طرف سے طوطی ہند کا خطاب ملا تھا۔ بٹ صاحب کی دادی اماں پارٹیشن کے بعد نواب مظفر علی خان فیملی کے ساتھ زیارات پر یہ کہہ کر گئیں کہ اب میں نے واپس نہیں آنا اور ایسا ہی ہوا اور سامرہ میں امام حسن عسکریؑ کے حرم میں وفات پائی اور وہیں دفن ہیں۔ یہ بزرگوں کی دعائیں ہی تھیں کہ فراست علی بٹ نے اِس امام بارگاہ کی تعمیر ایک عجب واقعہ سے شروع کی، ہوا یوں کہ اِنکا یہ مکان خستہ حال ہو چکا تھا۔ انہی دنوں فراست علی بٹ عازمِ حج ہونا چاہتے تھے۔ اِس کا ذکر انہوں نے اپنی والدہ سے کیا اور اجازت طلب کی۔ والدہ نے یہ حکم صادر کیا جب تک تم اِس قدیمی مکان کو جِس میں ایک کمرہ میں نے شہزادہ علی

اصغرؑ کے گھوارہ کیلئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ تم اس سارے مکان کو بارگاہ شہزادہ علی اصغرؑ کے نام سے تعمیر نہیں کروا لیتے تم نہیں جا سکتے۔ لہذا فراست علی بٹ نے دیگر تمام مصروفیات ترک کر کے امام بارگاہ تعمیر کروائی۔ امام بارگاہ باقر علی بٹ میں شاعرِ اہلبیت سید صفدرؔ علی کاظمی مرحوم کی نشست شروع ہوئی اور تقریباً ہر رات ادبی محفل منعقد ہونے لگی۔ موضوع ہمیشہ واقع کربلا رہا۔ چونکہ صفدرؔ علی کاظمی خود بھی ایک مکمل شاعر تھے جن کی کتاب ردائے نور کو فراست علی بٹ چھپوا کر منظرِ عام پر لائے۔ روزانہ کی محفل جسمیں آغا ایوب علی خان مرحوم، سیدؔ صفدر علی شاہ کاظمی مرحوم، سیدؔ کلب عباس، آغا سجاد، زاقم خواجہ بشارت حسین کربلائی، فراست علی بٹ، ملک عارف، رضا کاظمی برادران، جعفری برادران، پیارے خاں، تنظیم العباسؑ چونا منڈی، نوحہ خواں شہزادہ اسلم پارٹی، لالہ بشیر صاحب، وقار علی، محمد علی بٹ، اکمل بٹ، دانش، اخضر جعفری، آفتاب حسن، عمران، سیدؔ صغیر زیدی، سیدؔ ارشد زیدی کی نشست شروع ہو گئی۔ جسمیں ایک دوسرے سے مستفیض ہوتے۔ یہیں سیدؔ ضمیر الحسن تنویرؔ بھی خوشاب سے آکر اپنے کلام کے ذریعے ہمیں روحانی تسکین دیتے رہتے ہیں۔ تنویر شاہ کیلئے میں یہ طاقت نہیں رکھتا کہ تعریفی کلمات لکھوں کیونکہ جن کیلئے وہ لکھ رہا ہے وہ جانیں اور تنویرؔ شاہ جانے لیکن ہم نے بزرگوں سے اتنا ضرور سنا ہے کہ

کربلا والے کسی کا اُدھار اپنے سر نہیں رکھتے اور تنویرؔ شاہ سے درخواست کہ جب محشر کے دن.........؟

محشر کے روز آئیگی جب نائب بتولؑ
تنویرؔ یہ کہیں گے خُدا سے میرے رسولؐ
زندہ رکھے ہیں جس نے ارادے حسینؑ کے
یا رب وہ میرے دین کی مددگار آگئی

تنویرؔ تمہارا مقام بہت اُونچا ہے ہماری بھی سفارش کر دینا۔

ناچیز

خواجہ بشارت حسین کربلائی

محلہ شیعاں موچی گیٹ لاہور

تعارف

مُحبِ اہلبیتِ اطہار فراستؔ علی بٹ ابنِ باقر علی بٹ مرحوم

لاہور میں 25 مئی کی مجلس عزا اور جلوسِ ذوالجناح کے بانی جناب باقر علی بٹ مرحوم اور آپی عنائت بیگم مرحومہ کے چشم و چراغ فراست علی بٹ نہائت راسخ العقیدہ مومن ہیں۔ والدین کی اولادِ نرینہ میں یہ چوتھے نمبر پر ہیں لیکن مذہبی تڑپ اور امام بارگاہ باقر علی بٹ کے متولی کی حیثیت سے اول نمبر ہیں۔ مجالس، نوحہ خوانی اور وارثانِ ھل اتیٰ علیہم السلام کے ایامِ ولادت اور شہادت کے سلسلے میں محافل کا انعقاد فرضِ اولین سمجھ کر انجام دیتے ہیں۔ اطرافِ پاکستان سے مختلف نوحہ خوان انجمنوں کو دعوت دے کر بلانا اور ماتم برپا کرانا اِن کی جبلت میں شامل ہے۔

اِن کی والدہ مرحومہ آپی عنائت بیگم کشمیری زبان کے معروف ذاکر جان محمد مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ موجودہ امام بارگاہ باقر علی بٹ اُن کی قیام گاہ کم اور عزاخانہ زیادہ تھی۔ خود کشمیری اور اردو زبان کی ذاکرہ تھیں ہمہ وقت مرثیے پڑھتی رہتی تھیں۔

محترم فراست علی بٹ

مجھے یاد ہے فراست علی بٹ نے جب والدہ سے زیاراتِ عالیہ کی اجازت چاہی تو انہوں نے امام بارگاہ کی تعمیر نو کی شرط عائد کر دی۔ سعادت مند بیٹے نے حسبِ منشائے والدہ نہ صرف اعلےٰ پیمانے پر امام بارگاہ تعمیر کرائی بلکہ طلائی و نقرئی ضریح مبارک بنوا کر گھوارہء شہزادہ علی اصغرؑ، تابوت معصومہ سیدہ سکینہؑ اور تابوت بیمار کربلا امام علیؑ ابن الحسین زین العابدین کی تنصیب بھی کرائی جو اِن کے اعلےٰ ذوق اور عمدہ عقیدہ پر دلالت کرتے ہیں۔

1997 اور 1998 میں پانچ پانچ مومنین و سادات کو رفقاء سفر بنا کر مکمل زیارات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

اِس تذکرہ کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن کیا کیا جائے فراست علی بٹ پر مولائے کائنات علیہ السلام کا خاص کرم ہے۔ والیِ سہون حضرت شہباز قلندر علیہ الرحمتہ اور ایسے دیگر اولیاء کرام کی زیارات کے دوران بڑے بڑے اہلِ نظر فقراء سے اِن کی ملاقات اور آئندہ حالات کے بارے میں آگہی عام باتیں ہیں۔ یہ حضرت سیف زبان بھی ہیں۔ اور اِن کی کہی ہوئی باتیں بعض اوقات پتھر پر لکیر ثابت ہوتی ہیں۔ انہیں ستا کر کوئی چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ احباب انہیں مولا

کاملنگ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ستائے جانے کی بات یاد آگئی، 1998 میں زیارات کے سلسلے میں جدّہ اُترے تو انتظامیہ نے جان بوجھ کر کہ یہ چھ کے چھ آدمی شیعہ ہیں نہائت بد تمیزی کا اظہار کیا، اور نفرت سے رافضی رافضی، بد عتی بد عتی کہا۔ اس سلوک پر ملنگ باوا کا موڈ آف ہو گیا۔ تمام راستہ یہ اپنے آپ میں کُڑھتے رہے، مکہ معظّمہ پہنچے تو وہاں بھی دل برداشتہ رہے۔ ایک شب ایک ڈیڑھ بجے کا عمل ہو گا کہ یہ عجیب سی کیفیت میں اُٹھ کر کعبے چلے گئے اور رُکن یمانی جو مولائے کائنات امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی جائے ولادت کی طرف بیّن اشارہ کرتا ہے اُس کے سامنے بیٹھ کر عجیب سی باتیں کرنے لگے، کہنے لگے یا مولاء! یہاں مجھ ایسے آدمی کی دلچسپی اور لگاؤ کے لئے رُکنِ یمانی اور چشمہ زم زم کے سوا کچھ نہیں۔ جدہ سے یہاں تک حقارت کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہوں۔ دوبارہ یہاں کیوں آؤنگا؟ آپ چپ ہیں؟ یہ کہہ کر تسبیح ہاتھ میں لی مختلف آیات قرآنی کے بعد یا علیؑ یا علیؑ کا ورد کرنے لگے یہ آنکھیں بند کئے وجد کے عالم میں تھے۔ آخر بے ہوش ہو گئے لیکن زبان بند نہیں ہوئی، وہ تمام شُرطے جو روزانہ نفرت سے دیکھتے تھے اب فکر مند ہو کر گھبرا کر انہیں دبانے لگے۔ تلوے ہاتھوں سے ملنے لگے۔ درجن

کے قریب یہ شُرطے ملنگ باوا کی خدمت پر کس نے لگائے؟ یہ سوچئے تو کس کی ایڈمنسٹریشن یہ کام کروا رہی تھی؟ نماز کے وقت تک وہ شُرطے ملنگ باوا کی خدمت پر مامور رہے۔ ہوش میں آکر ملنگ باوا نے کڑک کر کہا یا علیؑ پھر اُن شُرطوں سے کہا آبِ زم زم لاؤ، دو شُرطے زم زم لینے بھاگے۔ ملنگ باوا نے کہا سب جاؤ اور زم زم لاؤ دوسرے لمحے آٹھ دس گلاس پانی پہنچ گیا جو موصوف نے سارا پی لیا پھر ایک ہی لمحے بعد آپ نے اُنہیں جھڑک کر کہا دفعہ ہو جاؤ، چلے جاؤ اور وہ یہ کہہ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ھذا جن۔ ھذا جن۔ اور اُن کے ساتھ بھاری مجمع جو ان کے ارد گرد کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا وہ بھی بھاگ گیا۔ اور....... واقعی یہ ہم نے دیکھا ہے کہ جلال میں ملنگ باوا ہمیں بھی جن نظر آتے ہیں۔

(شاعرِ اہلبیتؑ) آثر تُرابی

مکان نمبر 15/3 گلی نمبر 62

بسطامی روڈ، جناح کالونی،

سمن آباد، لاہور

نوحہ

جب ماہِ مُحرم آتا ہے
شبیرؑ تیرا غم دنیا میں ہر سال منایا جاتا ہے

خشک زباں اصغر نے نکالی
تیر کماں حُرمل نے سنبھالی
ننھے مجاہد اصغرؑ کو یوں پانی پلایا جاتا ہے

لاش تیری پامال کرادی
خیمے نبیؐ کو آگ لگا دی
درد بھرا افسانہ تیرا ہر سال دُہرایا جاتا ہے

شمر کمینے دُر ہیں اُتارے
زخمی کئے میرے رُخسارے
للہ بچاؤ بابا مجھے اب قیدی بنایا جاتا ہے

یہ شمس کرے جن کا پردا
وہ بلوے عام میں ہیں بے ردا
تطہیر کے پردہ داروں کو بازار پھرایا جاتا ہے

نوحہ

کربل میں کیوں باغ نبیؐ کا اُمت نے ویران کیا
دین نبیؐ کی خاطر شاہ نے سر اپنا قربان کیا

بعد شہادت شاہ زیجاہ اُمت نے خوب جفا کی
چھین لیں چادریں حرموں کی خیموں کو آگ لگا دی
تطہیر کی مالک زینبؑ کو بلوے میں سر عریاں کیا

جس دم قافلہ آلِ نبیؐ کا شام شہر میں آیا
عید منائی شامیوں نے مینہ پتھروں کا برسایا
کلمہ پڑھنے والوں نے زخمی ناطق قرآن کیا

چھ ماہ کا لال اصغرؑ دے کر اکبرؑ سا لختِ جگر دے کر
عباسؑ کے بازو قاسم کے سہرے اور اپنا سر دے کر
ہائے خون سے کلمہِ حق لکھ کر اسلام پہ ہے احسان کیا

ستر قدم پہ زینبؑ تھی جب شمر نے خنجر چلایا
قرآن کا واسطہ دیتی رہی بے رحم کو ترس نہ آیا
شبیرؑ کے آخری سجدہ نے کُل عالم کو حیران کیا

لاش تیری بے گور و کفن یوں بن میں چھوڑ نہ جاتی
وطن مدینہ ہوتا بھائی مانگ کے کفن پہناتی
اسلام کے دعویداروں نے ہائے سر میرا عریان کیا

تم کہتے ہو ماتم بدعت ہے ہم کہتے ہیں عین عبادت ہے
انسان کی اصلی فطرت ہے یہ رونا عین سعادت ہے
تنویرِ شبیرؑ نے وحدت کا ہے زیرِ خنجر اعلان کیا

نوحہ

اِسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ
زینبؑ کی چادر نے اِسلام کی بدلی ہے تقدیر

سادات کو دین کی خدمت کا اُمت نے بدلہ خوب دیا
خیمے جلا کے راکھ کئے گھر بار بھی سارا لوٹ لیا
طوق پہنائے عابد کو اور زینبؑ کو زنجیر
اسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ

کافی ہے قرآن اکیلا ثانی نے فرمایا
قرآن سنا کے نیزے پر شبیرؑ نے یہ سمجھایا
میں ناطق قرآن ہوں جس کی زینبؑ ہے تفسیر
اِسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ

دربار یزید میں بیبیوں نے بالوں سے مُنہ کو چھپایا
دیکھ کھلا سر زینبؑ کا سجّادؑ نے رُو فرمایا
اے کلمہ گو کچھ شرم کرو ہے زہراؑ کی تصویر
اِسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ

اسلام کی خاطر سر ننگے بازار میں خطبے سنا گئی
شام کی راہ پہ مر کے زینبؑ دنیا کو دیکھلا گئی
خون حسینؑ کا چھپ جاتا گر ہوتی نہ ہمشیر
اِسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ

بیٹھ کے تیرے منبر پہ تحریر تیری ٹھکرادی
محسن پاک شہید کیا خیموں کو آگ لگا دی
حسنؑ کی میت پر اُمت نے برسائے ہیں تیر
اِسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ

تنویر شبیرؑ نے دین کی خاطر یہ نسخہ تجویز کیا
عباسؑ کے بازو اپنا گلا اکبرؑ کا جگر زینبؑ کی ردا
شبیرؑ کی عظمت کا شاہد اصغر کے گلے کا تیر
اِسلام بچایا سر دے کے پیر شبیرؑ

نوحہ

ہائے مٹ جاتا اِسلام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے
کلمے کا نہ رہتا نام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

ابنِ علیؑ نے دشتِ بلا میں گھر اپنا لٹوایا
یہ دین ہوتا ناکام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

احسان ہے سبطِ پیمبر کا طوفان سے دین بچایا
پھر کیا ہوتا انجام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

نہ مسجد نہ منبر ہوتا گونجتی نہ آذانیں
نہ ہوتا درودُ سلام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

نہ حافظ نہ قاری ہوتے نہ ملتی تفسیریں
نہ ہوتا پاک کلام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

چادر زینبؑ کی دے کے عظمتِ اسلام بچائی
نہ ہوتا حلال و حرام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

پہچان نبیؐ کی نہ ہوتی تنویر حدیث نہ ملتی
نہ لیتے نبیؐ کا نام اگر شبیرؑ نہ سر دیتے

نوحہ

دیکھ لو اے کوفیو میں زینبؑ دلگیر ہوں
بے ردا تو ہوں مگر میں صاحبِ تطہیر ہوں

جس نے دینِ حق کی خاطر اپنا سارا گھر دیا
خوں سے اپنے کر کے وضو آخری سجدہ کیا
میں اُسی مظلومِ کربل کی دُکھی ہمشیر ہوں

اے مسلمانوں تمہاری کھو گئی غیرت کہاں
آلِ احمد کا تماشہ دیکھنے آئے یہاں
مصحفِ ناطق سِناں پر جس کی میں تفسیر ہوں

لے چلو میداں میں مجھکو آئی اصغرؑ کی صدا
میرے خون کی ہے پیاسی گر زمینِ کربلا
تیر کھالوں گا گلے پر گرچہ میں بے شیر ہوں

کیا ہوا فوجِ حُسینی ہو گئی دیں پہ فدا
ایک انگلی کے اشارے سے کروں سب کچھ فنا
جائے مِٹ قصرِ اُمیہ بنتِ خیبر گیر ہوں

دیکھ کر غازی کا سر تو نیزے زینبؑ نے کہا
تو میرے پردے کا ضامن تھا اے غازی باوفا
آج ہے بازارِ کوفہ اور میں تشہیر ہوں

نوحہ

دین کو زندۂ جاوید بنانے کے لئے
تیرا ایثار شاہِ کربُ بلا کافی ہے

حُر یہ کہتا تھا سنو غور سے اے شمر شقی
کیا ہوا اگر نہ مجھے دولت و جاگیر ملی
بال کھولے گی میری لاش پہ جب بنت علیؑ
میں گنہگار ہوں زہراؑ کی دعا کافی ہے

دیکھ کر فوجِ ستمگر کو یہ زینبؑ نے کہا
بھائی تو بھی تو کوئی اپنا مددگار بُلا
مجھے کچھ غم نہیں اس بات کا سیدؑ نے کہا
میری اِمداد کو غازی کی وفا کافی ہے

بازو عباسؑ کے قاسمؑ علی اکبرؑ دوں گا
سر کٹا سجدے میں اپنا میں لُٹا گھر دوں گا
دینِ اسلام کی عظمت کو بچانے کے لئے
خونِ اصغر اور زینبؑ کی رِدا کافی ہے

سوچا اُمت نے تھا احمد کی نشانی نہ رہے
زندہ مظلوم رہے ظلم کے بانی نہ رہے
ہیں کہاں آج کوئی فاتحہ دیتا ہی نہیں
دشمنِ دین پہ لعنت کی سزا کافی ہے

یہی تنویرؔ کی ہے تجھ سے دُعا شاہِ زمن
وہ زمیں دیکھوں جہاں لُٹ گیا زہراؑ کا چمن
لاش تیری رہی جس خاک پہ بے گور و کفن
میری بخشش کو وہی خاکِ شفا کافی ہے

نوحہ

اے چاند مُحرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے
آباد ہے ساری دُنیا زہراؑ کا چمن ویراں ہے

اے زاہد آ کے دیکھ ذرا شبیرؑ ہے عابد لاثانی
زخموں سے بدن ہے چور مگر سجدے میں جُھکائی پیشانی
جاری ہے زباں پہ ذکرِ خُدا گردن پہ خنجر رواں ہے

تو پر جبرائیل کی زینت تھا شبیرؑ تیرا کیا حال ہوا
رہی دیکھتی میں در خیمہ سے جب لاشہ تیرا پامال ہوا
بے گور و کفن ہو بھائی میرے زینبؑ کو یہی ارماں ہے

کلمہ تم پڑھتے ہو جس کا میں اُس سردار کی بیٹی ہوں
میں وارثِ چادر زہراؑ ہوں حیدر کرارؑ کی بیٹی ہوں
دیکھو نہ تماشہ شرم کرو اب زینبؑ سر عریاں ہے

کہتی تھی سکینہ عابد کو میں کس کو حال بتاؤں گی
کوئی بھی نہ ہوگا پاس میرے اِس قید میں ہی مر جاؤں گی
چھوڑو نہ اکیلا بھائی مجھے تاریک بہت زنداں ہے

تنویرؔ لے جا کر اصغرؑ کو میدان میں یہ سیّد نے کہا
پانی تو پلا دو اصغرؑ کو معصوم تو ہے بے جُرم خطا
تم بھی ہو مسلماں رحم کرو اصغرؑ کی خشک زباں ہے

نوحہ

تابوت پہ حسنؑ کے یہ تیر کیسے برسے
چادر اُتر گئی ہے بنتِ علیؑ کے سر سے

کچھ نہ علاج کرنا میرا حسینؑ بھائی
سہہ جاؤ تم صبر سے مظلوم کی جُدائی
ٹکڑے جگر ہوا ہے اب زہر کے اثر سے

سُن بات لو حسنؑ کی اس وقتِ آخری میں
کھولو نہ بال زینبؑ بھائی کی زندگی میں
زہراؑ کی جانشین ہو تم کام لو صبر سے

روضہ نبیؐ سے واپس کیوں آگیا جنازہ
پہلو میں مصطفٰےؐ کے نہ ہوا دفن نواسہ
صدمہ ہے کتنا پوچھو شبیرؑ کے جگر سے

ہے ابتداء ستم کی زہراؑ کی تم ہو نائب
رُوئے گی دنیا ساری سُن کر تیرے مصائب
گھبرا نہ جانا زینبؑ تم شام کے سفر سے

قاسم کو لاؤ فروا جی بھر کے دیکھ لوں میں
رونے نہ دینا اس کو مر جاؤں یا جیوں میں
سینے پہ تم سُلا دو کر پیار لوں پسر سے

کانپی زمینِ یثرب لرزہ تھا آسماں میں
تنویر تھی قیامت برپا ہوئی جہاں میں
زینبؑ لپٹ کے روئی نانا کی جب قبر سے

نوحہ

اُمّتؐ نے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا
اسلام کا دُنیا میں کہیں نام نہ ہوتا

قربانیِ شبیرؑ پہ ملتی نہ گواہی
مقتل میں جو اصغرؑ کا لہو عام نہ ہوتا

اُمت جو محمدؐ کے گھرانے سے نہ پھرتی
اسلام کی تاریخ پہ الزام نہ ہوتا

شبیرؑ اگر نیزے پہ قرآن نہ پڑھتے
کونین میں اللہ کا پیغام نہ ہوتا

زینبؑ تیرے خطبوں نے ہلائے ہیں کلیجے
تو قید نہ ہوتی تو کوئی کام نہ ہوتا

سر پیٹ کے بازاروں میں روتے نہ عزادار
زینبؑ کا کھلا سر جو سرِ عام نہ ہوتا

پہچان رسالتؐ کی اگر کرتے مسلماں
ھذیاں کا محمدؐ پہ یہ الزام نہ ہوتا

چلتی نہ سقیفہ سے جفاؤں کی ہوائیں
زینبؑ کے نصیبوں میں سفر شام نہ ہوتا

تنویر اگر بنتِ علیؑ شام نہ جاتی
مظلوم کا یوں ذکر کبھی عام نہ ہوتا

نوحہ

اُولادِ مصطفےٰؐ پہ قیامت گُزر گئی
زینبؑ کے سر سے چادرِ زہراؑ اُتر گئی

اصغرؑ تیرے جہاد کا ملتا نہیں جواب
تیرے لہو سے دین کی قِسمت سنور گئی

تیرے گلے پہ دیکھ کے خنجر کی دھار کو
کیوں ساتھ تیرے بھائی نہ ہمشیر مر گئی

ظالم بڑھے جو خیمے جلانے کے واسطے
شمرِ لعین کو دیکھ کے معصوم ڈر گئی

اُمت سے مانگتے ہو کیوں امداد اے حسینؑ
غازی نہیں تو کیا تیری ہمشیر مر گئی

سورج نے جس کے شرم سے مُنہ کو چھپالیا
دربار میں یزید کے وہ ننگے سر گئی

تنویرؔ حشر تک نہ اُٹھے گی یزیدیت
زینبؑ بازارِ شام سے کچھ یوں گزر گئی

نوحہ

ید کربلا پُر درد یہ تیرا فسانہ ہے
ایا برباد اُمت نے محمدؐ کا گھرانہ ہے

کہا عباسؑ نے مولا یہاں خیمے نہ لگوائیں
نبیؐ کی بیٹیاں ہیں ساتھ یہ جنگل ویرانہ ہے

مٹانا چاہتے تھے وہ فقط دینِ محمدؐ کو
نایا اس لئے ظالم نے بیعت کا بہانہ ہے

شمر نے دُر اُتارے اور طمانچے بھی مجھے مارے
نہیں ہمدرد کوئی آج دشمن کل زمانہ ہے

نہ گھبرانا میری گردن پہ جب خنجر چلے زینب
میرا ہے کام کربل تک تمہیں تو شام تک جانا ہے

سند کے ٹکڑے کر ڈالے گواہ میرے بھی جھٹلائے
کیا قبضہ فدک پر ظالموں نے غاصبانہ ہے

سپاہی آخری تنویرؔ جب شبیرؑ لے آئے
نایا سندل حُرمل نے تیروں کا نشانہ ہے

نوحہ

لُٹا ہے کربل کی سر زمیں پر جو آلِ احمدؐ کا کارواں ہے
فلک کے دامن میں جو ہے سرخی وہ خونِ شبیرؑ کا نشاں ہے
مجھے تو بے شک نہ دیتا پانی تم اپنے ہاتھوں سے خود پلا دو
قصور کوئی نہیں ہے اس کا صغیر اصغرؑ تو بے زباں ہے
ڈھلی تھی سر سے رِدا میری جب تو شمس نے بھی کیا تھا پردا
میں آج بلوے میں ہوں کُھلے سر وہی زمیں اور آسماں ہے
شہید کربل کا غم وہ غم ہے جو تا قیامت رہے گا تازہ
قسم خُدا کی عجیب کتنی غریب سیّد کی داستاں ہے
سقیفے والو بتاؤ کیوں نہ دیا جنازہ نبی کو کاندھا
اُٹھانے والے ہیں ہاشمی چند جنازہ سرکارِ دو جہاں ہے
پسر کے لاشہ پہ آ کے تنویرؔ رو کے شبیرؑ کہہ رہے تھے
میری نگاہوں کے نور اکبرؑ مجھے تُو آواز دے کہاں ہے

نوحہ

گُلشنِ آل محمدؐ ہو گیا ویران ہے
عالمِ اِسلام پہ شبیرؑ کا احسان ہے
ٹکڑے ٹکڑے دیکھ کر مظلوم بھائی کا بدن
لاشہِ شبیرؑ پہ زینبؑ کھڑی حیران ہے
دیکھ کر خنجر چلاؤ اے مسلمانوں ذرا
ہے جگر گوشہ نبیؐ کا فاطمہؑ کی جان ہے
رُو نہیں سکتی تمہیں بھائی بہت مجبور ہوں
بے کفن لاشہ تمہارا بس یہی ارمان ہے
کون ہے کس کو سناؤں اپنے غم کی داستاں
ہیں تماشائی مسلماں میرا سر عرُیاں ہے
کر گئے تنویرؔ شاہ نوکِ سناں پہ فیصلہ
ہو نہیں سکتا جُدا یہ آل اور قرآن ہے

نوحہ

مظلومِ کربلا کی عزادار آگئی
زینب برہنہ سر سرِ بازار آگئی

جس کے حیاء سے شمس نے منہ کو چھپالیا
اُمت شقی نے قیدی اُسی کو بنا لیا
کربُ بلا کے دشت سے بازارِ شام میں
چادر لُٹا کے قافلہ سالار آگئی

زینبؑ نے زندگی میں نہ دیکھی کوئی خوشی
روتی ہوئی وہ شام کی راہوں پہ مرگئی
تنہا لحد میں بھائی کو رونے کے واسطے
سرکارِ پنجتن کی وہ غمخوار آگئی

آیا سوال جب کبھی دیں کے اصول کا
آیا ہے کام خون علیؑ و بتولؑ کا
سُنت ادا بتولؑ کی کرنے کے واسطے
شبیرؑ کی بہن بھرے دربار میں آگئی

تلوار کے بغیر لڑونگی میں ایسی جنگ
خطبے پڑھوں گی ایسے کہ دشمن بھی ہوں گے دنگ
دیکھو حسینؑ تم بھی ہمارے جہاد کو
زینبؑ ہے آج بن کے علمدار آگئی

محشر کے روز آئے گی جب نائبِ بتولؑ
تنویر یہ کہیں گے خُدا سے میرے رسول
زندہ رکھے ہیں جس نے ارادے حسینؑ کے
یا رب وہ میرے دیں کی مددگار آگئی

نوحہ

آجا علی اصغرؑ تمہیں سینے سے لگا لوں
کیوں روٹھ گئے لوریاں دے دے منا لوں

اے چاند میرے مرنے کو جاتے ہو خُدا حافظ
ٹھہرو ذرا بکھری ہوئی زلفوں کو سجا لوں

بے تاب ہو جھولے میں ہے شوقِ شہادت
رُک جاؤ میں صغرا کو مدینے سے بُلا لوں

تو بول نہیں سکتا یہ کہتی ہے سکینہؑ
بھائی میں تمہیں مانگنا پانی تو سکھا دوں

کم سن ہوں مگر ظالموں سے مانگ کے پانی
اِس قوم کا سویا ہوا احساس جگا دوں

ہاتھوں پہ تڑپتے ہوئے اصغرؑ سے کہا بیٹا
مر جائے نہ ماں تیری اگر تیر دِکھا دوں

شبیرؑ نے سوچا تھا پامالی سے بچ جائے
چھوٹی سے قبر کھود کے اصغرؑ کو چُھپا دوں

مارا گیا دریا کے کنارے میرا اصغر
دل چاہتا ہے اس پانی کو میں آگ لگا دوں

تنویرؔ یہ حُرمل نے کہا حُکم مجھے دو
اِک تیر سے معصوم کی میں پیاس بُجھا دوں

نوحہ

فرزندِ فاطمہؑ کو اُمت نے کیوں ستایا
مجبور ہو کے سیدّ بَن کربلا میں آیا

قاسمؑ سے کہہ رہی تھی مادر بوقتِ رُخصت
میداں میں رکھنا بیٹا تم بیوہ ماں کی عزت
دیکھے زمانہ تجھ کو بیٹا حسنؑ کا آیا

گھوڑے سے گرِ گیا ہے کس کے جگر کا ٹکڑا
سہرے بکھر گئے ہیں کس کا سہاگ اُجڑا
میداں سے لاش چُن کر کس کی حسینؑ لایا

سجدہ کیا جو تو نے زخموں بھری جبیں سے
ڈوبی ہوئی لہو میں جلتی ہوئی زمیں پہ
سر رکھ دیا تھا تو نے قاتل نے پھر اُٹھایا

خونِ حسینؑ منہ پہ بالوں میں خاکِ کربل
لے جا رہے ہیں مجھ کو بھائی تمہارے قاتل
چادر لٹی ہے میری بالوں سے منہ چھپایا

کل شام میں نہ آئی خیمے جلے ہمارے
زخمی ہوئی سکینہؑ ظالم نے دُر اتارے
مشکل سے میں نے تیرے سجادؑ کو بچایا

تنویر دل ہے جلتا یاد آئے جب وہ منظر
بازارِ شام میں جب زینبؑ گئی کُھلے سَر
اُمت نے کی چراغاں بازار کو سجایا

نوحہ

حُسینؑ تجھ کو زمانہ بُھلا نہیں سکتا
تمہارے غم کو دِلوں سے مٹا نہیں سکتا

یہ جانتا ہے زمانہ کہ میرا نانا رسُولؐ
رگوں میں خونِ علیؑ اور میری ماں ہے بتُولؑ
میں سر یزید کے آگے جھکا نہیں سکتا

کہاں ہو قاسمؑ بیٹا ذرا ادھر آؤ
چچا عباسؑ کو نہر فرات سے لاؤ
حُسینؑ لاشہِ اکبرؑ اُٹھا نہیں سکتا

بقاء حُسینؑ کو دی آپ مر گئی زینبؑ
بے گور لاش پہ وعدہ یہ کر گئی زینبؑ
کوئی یزید تیرا خوں چھپا نہیں سکتا

کہا سجادؑ نے شاہِ نجف مدد کرنا
یہ حُکم بابا کا ہے میں نے جنگ نہیں کرنا
خیام جلنے لگے ہیں بجُھا نہیں سکتا

ستم کئے تیری امت نے دیکھئے نانا
یہ میری پُشت پہ تحریر ہے سفر نامہ
جو زخم دِل پہ لگے وہ دِکھا نہیں سکتا

یہ شامیوں نے ہے تنویر کتنا ظلم کیا
جلائی چادرِ تطہیر کتنا جُرم کیا
قرآن کوئی مُسلماں جلا نہیں سکتا

نوحہ

زینبؑ تیری چادر کے لٹ جانے کا ارماں ہے
کونین کی شہزادی کیوں سر تیرا عریاں ہے

دربار میں ظالم کے حق بات سُنا آئی
اِسلام کی کشتی کو طوفاں سے بچا لائی
زینبؑ تیری جُرأت پہ تاریخ بھی حیراں ہے

سینے پہ سکینہؑ کو شبیرؑ سُلاتے تھے
معصوم سکینہؑ کے سب ناز اُٹھاتے تھے
اب خاک کا بستر ہے اور شام کا زنداں ہے

الزام محمدؐ پہ ھذیاں کا لگاتا ہے
دُختر پہ محمدؐ کی جو طاق گراتا ہے
انصاف کرو تم ہی وہ کیسا مسلماں ہے

مرنے کے لئے دیں پہ مقتل کو میں جاتا ہوں
زینبؑ تجھے اس گھر کا سردار بناتا ہوں
اب میرے یتیموں کی بس تو ہی نگہباں ہے

دیکھو اے جہاں والو تم شان امامت کی
شبیرؑ نے پائی ہے معراج عبادت کی
نیزے کی انی پر بھی جاری رہا قرآں ہے

ہم ظُلم پہ ظالم کے خاموش رہیں کیونکر
مظلوم کے دشمن پہ لعنت نہ کریں کیونکر
بچوں کو ذبح کرنا جن لوگوں کا ایماں ہے

نوحہ

گلزارِ پنجتن کا بس آخری یہ پھول ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؑ ہے

میری جان کے دشمن کیوں ہو میرا کوئی قصور نہیں
دینِ رسول اور پاک قرآں سے رہ سکتا میں دور نہیں
وقت کا امام ہوں نانا میرا رسولؐ ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؑ ہے

اُس فاسق کی بیعت کرلوں یہ مجھ کو منظور نہیں
موت کے ڈر سے جھک جاؤں گا میں اتنا مجبور نہیں
کاٹ لو میرا گلا مرنا مجھے قبول ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؑ ہے

پاؤں پکڑ رُباب حسینؑ کی لاش پہ فریاد کرے
گود لٹی سر تاج ہے مارا کس کس کو اب یاد کرے
ہائے حسینؑ کے سوا یہ زندگی فضول ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؑ ہے

کہتی تھی دربار میں زینبؑ ختم ہوا اب کام ہمارا
لعنت بن جائے گا ظالم دونوں جہاں میں نام تمہارا
ظلم کو بقاء نہیں قدرت کا یہ اصول ہے

ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؑ ہے

حکمِ خدا تھا آلِ نبیؐ پہ سب مُسلم صلوٰۃ پڑھو
شامیوں نے اعلان کیا ہے پتھروں کی برسات کرو
ظالموں سوچ لو یہ ثانیِ بتولؑ ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؑ ہے

تنویرؔ حسینؑ کے صبر نے ساری دنیا کو حیران کیا
داغِ بہتر دل پہ سہہ کے سر اپنا قربان کیا
ہائے شہیدِ کربلا تُو صبر کا رسولؐ ہے
ہائے غریبِ کربلا ۔لختِ دلِ بتولؑ ہے

نوحہ

شبیرؑ پہ اتنے ظُلم کیے اِسلام کے دعویداروں نے
مظلوم پہ آنسو بہائے ہیں سورج اور چاند ستاروں نے

دربارِ خلافت سے زہراؑ روتی ہوئی واپس آئی ہے
دربار یزید میں زینبؑ کو سر ننگے اُمت لائی ہے
اولادِ رسولؐ کو لُوٹا ہے اِس اُمت کے درباروں نے

شبیرؑ کے غم کی اُلفت میں ہم نے ہیں اُٹھائے لاکھ ستم
گھر لُٹتے رہے سر کٹتے رہے پر ہو نہ سکے حُب دار ختم
رسمِ حسینی زندہ رکھی شبیرؑ کے ماتم داروں نے

سادات کی خاطر شامیوں نے سارے بازار سجائے ہیں
آلِ نبیؐ کو تحفے دینے کلمہ گو سب آئے ہیں
پتھروں کی برسات لگی رنگ بدلے ہیں دیواروں نے

خنجر کے تلے سجدہ کرنا یہ ہے معراج عبادت کی
بے تاب ہے اصغرؑ جھولے میں ہے کتنی شوق شہادت کی
اسلام کا دامن دھو ڈالا اصغرؑ کے خون کی دھاروں نے

نوحہ

کس طرح تم کو سناؤں کربلا کی داستاں
ظُلم کی حد ہو گئی کر نہیں سکتا بیاں
آج اکبرؑ کی جوانی خاک میں مل جائے گی
پھر کبھی صورت محمدؐ کی نظر نہ آئے گی
دنیا والوں کو سنا دو آخری اکبرؑ اذاں
اے حسینؑ ابنِ علیؑ تو صبر کا ہے تاجدار
سر پہ دستارِ رسالتؐ ہاتھ میں ہے ذوالفقار
تیری غربت پہ نہ روئے کیوں زمین و آسماں
راستہ کربل سے لے کر شام تک دشوار ہے
قافلہ سالار عابد ناتواں بیمار ہے
ہاتھ رسیوں میں بندھے ہیں پاؤں میں ہیں بیڑیاں
کیا بتاؤں تم کو نانا جو ستم کرتے رہے
ہر قدم پر تازیانے سے رقم کرتے رہے
پُشت میری پہ لکھی ہے بے کسی کی داستاں
کرتے ہیں تنویر دعویٰ نُصرتِ اِسلام کا
بھول جاتے ہیں مسلماں کیوں وہ منظر شام کا
فاطمہ کی بیٹیاں ہیں سر برہنہ الاماں

نوحہ

تیرے دَم سے حسینؑ ابنِ علیؑ اِسلام باقی ہے
خُدا کا دین زندہ ہے نبیؐ کا نام باقی ہے
کٹادو سر خوشی سے راہِ حق میں اے مُسلمانوں
زمانے کے لئے شبیرؑ کا پیغام باقی ہے
نہ غُربت کی صدا دینا علی اصغرؑ کی ماں بولی
ابھی تو گود میں میری یہ تشنہ کام باقی ہے
سوالِ آب پر شبیرؑ کو شامی یہ کہتے ہیں
شہادت کا تمہارے واسطے بس جام باقی ہے
رہے نہ ظلم کے بانی کہاں تختِ یزیدی ہے
تیرا ہی ذکر دو عالم میں صبحِ شام باقی ہے

نوحه

پرچمِ عباسؑ پہ لکھی ہے غم کی داستاں
حشر تک لہرائے گا بن کے وفا کا پاسباں

آپ کو زہراؑ نے مانگا تھا اِسی دن کے لئے
چین سے سویا نہ تھا تو عُمر بھر جن کے لئے
کیوں تمہاری زندگی میں لُٹ گیا وہ کارواں

شام کی فوجوں سے تم کو کیوں نہیں لڑنے دیا
کیوں لبِ دریا سے خیمے ہٹ گئے غازی بتا
تُو ہی تھا مظلوم کا کربُ بلا میں رازداں

ماشکی بن کر گئے کچھ بھی نہ پانی لا سکے
ہاتھ کٹوائے لبِ دریا نہ پانی لا سکے
راہ تمہاری دیکھتا ہے اب بھی اصغرؑ بے زباں

نوحه

ن عاشور کا گذرا کیسے یہ مظلوم شبیرؑ سے پوچھو
کون ہے قاتل سبطِ نبیؐ کا یہ دُکھیا ہمشیر سے پوچھو

کربل کے مظلوم سکھا گئے مرنے کے انداز نرالے
دینِ اسلام کی خاطر مرنا تم اصغرؑ بے شیر سے پوچھو

کس کو خبر تھی اک دن زینبؑ بن کر قیدی آئے گی کوفے
بن چادر دربار گئی کیوں خالق کی تقدیر سے پوچھو

جلتے خیمے بال پیاسے شمر کے ڈر سے کانپ رہے تھے
گذری کیسے شامِ غریباں یہ زینبؑ دلگیر سے پوچھو

وزنی طوق پہن کر کیسے کربل سے وہ شام گیا ہے
کتنے دُکھ بیمار نے دیکھے عابدؑ کی زنجیر سے پوچھو

خشک لبوں کو کھول کے اصغرؑ کیسے پانی مانگ رہا ہے
کیوں چُپ ہو گیا تڑپ کے اصغر یہ حُرملہ کے تیر سے پوچھو

زینبؑ اور کلثومؑ کی عظمت دُنیا کو معلوم نہیں ہے
پاک رسولؐ خدا سے پوچھو یا آیت تطہیر سے پوچھو

بندگی کی معراج بنا تنویر حسینؑ کا آخری سجدہ
ذکرِ خدا کیا آخری دم تک قاتل کی شمشیر سے پوچھو

نوحہ

غمگین دو جہاں ہیں کربل کی داستاں سے
امت نے پھول توڑے زہراؑ کے گلستاں سے

چھیدا گلوئے اصغرؑ اور ساتھ ماں کا دل بھی
نکلا جو تیر حُرمل ظالم تیری کماں سے

سوئے لبِ فرات پہ بازو کٹا کے غازیؑ
لے آئے پانی اصغرؑ تیری بہن کہاں سے

اب تک جہاں میں ہر سو لہرا رہا ہے پرچم
حسرت جھلک رہی ہے عباسؑ کے نشاں سے

شاید نبیؐ کا چہرہ پہچان لیں مسلماں
اکبرؑ نقاب الٹو شاہ نے کہا جواں سے

برچھی نکالی شاہ نے جب سینۂ پسر سے
ٹکڑے جگر کے دیکھے لپٹے ہوئے سِناں سے

میرے دیکھتے تمہاری لاش پامال ہو گئی
میں کیا کہوں گا بیٹا قاسمؑ تمہاری ماں سے

غیرت کہاں ہے تیری آلِ نبیؐ کے دشمن
کلمہ اُسی نبیؐ کا پڑھتے ہو کس زباں سے

تنویر جو گرے تھے معصوم راستے میں
پھر لوٹ کر نہ آئے بچھڑے جو کارواں سے

نوحہ

کیوں اجرِ رِسالت کا فرمان بُھلایا ہے
اولادِ محمدؐ کا ہائے خون بہایا ہے

جو آگ سقیفہ میں ظالم نے تھی سُلگائی
بن شعلہ گئی جب وہ درِ فاطمہؑ پہ آئی
اُس آگ نے کربل میں خیموں کو جلایا ہے

خیموں سے اٹھے شعلے معصوم پریشاں ہیں
عباسؑ نہ قاسمؑ ہیں سادانیاں حیراں ہیں
بیمار کو مشکل سے زینبؑ نے بچایا ہے

خوش فوجِ ستمگر ہے بربادیٔ عطرت پہ
سر ننگے رَسن بستہ شہزادیٔ عصمت ہے
سجادؑ کی گردن میں ہائے طوق پہنایا ہے

ہمشکلِ پیغمبرؐ کے سینہ میں سناں دیکھی
روتی ہوئی مقتل میں ہمشیر وہاں دیکھی
شبیرؑ نے اکبرؑ کا جب لاشہ اٹھایا ہے

بکھرا ہوا مقتل میں قاسمؑ کا بدن پایا ہے
دامن میں اٹھا لاشہ شبیرؑ نے فرمایا
بھائی کا کفن مجھکو پھر یاد دلایا ہے

تیری لاش پہ رونا تھا پابند رَسن ہو کر
ارمان رہے دل میں لیلیٰ نے کہا رو کر
اکبرؑ تجھے مادر نے دُولہا نہ بنایا ہے

کیا جُرم ہے اصغرؑ کا معصوم ہے مہماں ہے
قرآن نہیں لوگو جز ناطقِ قرآں ہے
تسکینِ اِمامت کو کیوں پیاسہ سُلایا ہے

زخموں سے ہے تن چھلنی سر تاجِ امامت کا
دنیا سے انوکھا ہے انداز عبادت کا
سر رکھ دیا سجدہ میں قاتل نے اٹھایا ہے

تنویر کیوں امت نے زہراؑ کا چمن لوٹا
زینبؑ کی ردا لوٹی بھائی کا کفن لوٹا
سر سبطِ پیغمبرؐ کا نیزے پہ چڑھایا ہے

نوحہ

گر دین میں قربانیِ شبیرؑ نہ ہوتی
اِسلام کی دنیا میں یہ توقیر نہ ہوتی

مرنے کی اجازت تجھے ماں دیتی نہ اکبرؑ
طوفاں میں اگر کشتیِ شبیرؑ نہ ہوتی

کربل میں اگر کٹتے نہ عباسؑ کے بازو
بے پردہ کبھی وارث تطہیر نہ ہوتی

مفہوم اگر اجرِ رِسالت کا سمجھتے
سجادؑ کے پاؤں میں یہ زنجیر نہ ہوتی

سجادؑ کی آنکھوں سے کبھی خوں نہ برستا
بلوے میں اگر زینبؑ دلگیر نہ ہوتی

شبیرؑ کا سر نیزہ پہ کرتا نہ تلاوت
قرآن تو ہوتا کوئی تفسیر نہ ہوتی

اصغرؑ کا لہو ہوتا نہ تنویر اگر شامل
کربل کی کہانی میں یہ تاثیر نہ ہوتی

نوحہ

آبِ خنجر سے ہوا ہے تر گلا شبیرؑ کا
وقت آیا زینبؑ و کلثومؑ کی تشہیر کا

رہتی ہے بے چین سی مر کے لحد میں بھی رباب
آج تک ہے زخم تازہ حُرملہ کے تیر کا

مضطرب صغرا نے لکھے جانے کیا ارمان تھے
دیر سے لایا ہے قاصد خط تیری ہمشیر کا

تیر آیا ہے سنبھل اصغرؑ سے کہتے ہیں حسینؑ
امتحان ہے آج میرے خون کی تاثیر کا

قید زینبؑ کی لکھی ہو گی ازل کے روز جب
ہاتھ کانپا ہو گا اُس دم کاتبِ تقدیر کا

زیرِ خنجر نالہِ زینبؑ پہ آنکھیں کھول دیں
کس قدر ہے پاس شاہ کو پردۂ ہمشیر کا

بازوِ عباسؑ جب تن سے جُدا ہو کر گرے
پھر گیا آنکھوں میں چہرہ دخترِ شبیرؑ کا

تم تو یلغارِ بلا میں چھوڑو نہ غازی مجھے
کون ہو گا پھر محافظ زینبؑ دلگیر کا

خیمہ گاہ کے پردہ سے لپٹی کھڑی اُمِ ربابؑ
کون دے اس کو پتہ کچھ اصغرؑ بے شیر کا

امتحاں کا اک نیا آغاز ہے بعدِ حسینؑ
اے فلک کیا نقش اُبھرا آیتِ تطہیر کا

سجدہ میں سر شاہ کا اور نرغہِ تیغ و سناں
کُند خنجر سے جُدا سر کر دیا شبیرؑ کا

آخری رُخصت کو سید سر جھکائے ہیں کھڑے
ہو گیا کہرام برپا ماتمِ شبیرؑ کا

لاشِ اکبرؑ پہ تو روئی اپنے بیٹوں کو نہیں
حوصلہ تو دیکھئے یہ بنتِ خیبر گیر کا

بھائی کو جی بھر کے رونے کی جسے حسرت رہی
بنتِ زہراؑ کی نظر ہے نوحہ یہ تنویر کا

نوحہ

سجاد بتا پردہ میرا کون بچائے
شبیرؑ کے قاتل میرا گھر لوٹنے آئے

بجھ پیاس گئی سویا ہے مشکل سے میرا لال
کوئی بھی نہ اب نیند سے اصغرؑ کو جگائے

دن حشر کے جائیں گے عدالت میں خُدا کی
اصغرؑ کا لہو چہرے پہ شبیرؑ سجائے

عباسؑ نہ تجھ سا کوئی دیکھا ہے وفادار
دو بازو ہیں اک مشک کے بدلے میں کٹائے

ناموس کا غم داغ بھر لگے دل میں
نبیوں نے مسلسل نہیں یوں صدمے اٹھائے

غش سے جو کھلی آنکھ تو سجادؑ نے پوچھا
بابا ہیں کہاں کس نے یہ خیام جلائے

شبیرؑ کا غم سہنے کو زندہ رہی زینبؑ
کہتے ہیں بہن بھائی پہ آنسو نہ بہائے

زینبؑ کو ردا دو یا رسن کھول دو ظالم
بازار ہے ہاتھوں سے بِن چہرے کو چھپائے

نشترِ غمِ شبیرؑ کے چلتے ہیں جگر پہ
تنویرؔ یہ جب چاندِ محرم نظر آئے

نوحہ

کربل میں کیوں ہوئی ہیں جفائیں جواب دو
کیوں نہ غمِ حسینؑ منائیں جواب دو

وہ بے وفا تھے حرفِ وفا جانتے نہ تھے
اُلفت کا دعویٰ دل سے مگر مانتے نہ تھے
ظلم و ستم کے کون ہیں بانی تلاش کر
مشکوک کیوں ہیں اُن کی وفائیں جواب دو

منزل کٹھن سجادؑ کے پاؤں میں بیڑیاں
ہر موڑ پہ ہجوم ہے اور ساتھ بیبیاں
گزرا جہاں جہاں سے اسیروں کا قافلہ
روتی ہیں کیوں وہ آج بھی راہیں جواب دو

شامِ غریباں بے کسی وہ بنتِ بو ترابؑ
قائم ہے جس کے صدقے میں اُمت تیرا حجاب
کس جرم میں خیام جلے اور چھین لیں
زہراؑ کی بیٹیوں کی ردائیں جواب دو

غم خوار کوئی بھی نہیں اور ہے وطن سے دور
پیاسہ وہ تین روز کا زخموں سے تن ہے چور
مقتل میں تنہا بیٹھ کے امداد کیلئے
مظلوم دے رہا ہے صدائیں جواب دو

دل ہی میں رہ گئے میرے ارماں یہ کیا ہوا
سینے کا زخم بیٹا نہ مادر سے اب چھپا
ماں اور بہنیں کیا کریں اکبرؑ تو ہی بتا
ماتم کریں یا دولھا بنائیں جواب دو

پالا حیاء کی گود میں جن کو بتولؑ نے
صدمے سہے ہیں قید کے آلِ رسولؐ نے
لے آئے ننگے سر انہیں بازارِ شام میں
ہے کون اب وہ کس کو بلائیں جواب دو

تنویر قید خانے میں جب رات ہوتی ہے
تنہا سکینہ قید میں بابا کو روتی ہے
رک رک کے آرہی ہیں جو زندانِ شام سے
رنج و الم میں ڈوبی یہ آہیں جواب دو

نوحہ

کر چکے شبیرؑ جب خنجر تلے سجدہ ادا
ہو گئیں پردیس میں کلثومؑ و زینبؑ بے رِدا
حرفِ پانی تو ابھی ہونٹوں پہ آیا ہی نہ تھا
حُرملہ کے تیر نے دی پیاس اصغرؑ کی بجھا

ڈھونڈتی ہے رات بھر پہلو میں اصغرؑ کو رُباب
گونجتی ہے ہر لمحے اصغرؑ کے رونے کی صدا
آخری دم تک علیؑ اکبرؑ رہونگی منتظر
دیکھ کر نقشِ قدم کرتی رہی صُغراؑ دُعا

جس طرح آغوشِ مادر میں سکوں مل جاتا ہے
نکلی اس انداز سے برچھی کہ اکبرؑ سو گیا
جلتے خیموں سے ہے نکلی آگ دامن کو لگی
کہتی ہے غازی کو زینبؑ لو سکینہؑ کو بچا

زیں پہ دستارِ نبی تیروں سے چھلنی ہے بدن
جانب خیام آیا ذوالجناح روتا ہوا
رِہ نہ جائے کوئی خامی دین کی تکمیل میں
کہتے تھے ہمشیر سے پردا بھی کر دینا فدا

چھدِ گیا مشکیزہ بازو کٹ گئے عباسؑ کے
دشت میں عباسؑ کے ارماں پہ پانی پھر گیا

سامنے آنکھوں کے منتظر مقتلِ شبیرؑ تھا
ہے رَسن بستہ بہن بھائی سے ہونے کو جدا

جُرأتِ زینبؑ کا ہوگا تذکرہ بھی باربار
جب بھی دُہرائیگی دنیا داستانِ کربلا

کہتی ہے زینبؑ اگر چادر کسی کے پاس ہو
ڈال دو میت پہ تم ہے بے کفن بھائی میرا

ریگِ صحرا پہ تڑپ کر خون میں شبیرؑ نے
کر دیا تنویر زندہ شاہ نے دینِ مصطفےٰ

نوحہ

لٹی ہے آلِ نبی دین کی بقاء کے لئے
علی کی بیٹیاں محتاج ہیں رِدا کے لئے

بتاؤ حارث کیا ہم نبی کی آل نہیں
ستم یتیموں پہ کرتا ہے کچھ خیال نہیں
طمانچے مار نہ تو نامِ مصطفےٰ کے لئے

میں شام جاؤنگی کیسے حسینؑ تو ہی بتا
ہے میرا کون جہاں میں رہا سجّاد سوا
نہ چھوڑو بھائی اکیلا مجھے خدا کے لئے

میں بنت زہرا ہوں گستاخ اب تو ہوش میں آ
تُو اور شام تیری ہوگی اک گھڑی میں فنا
اُٹھے جو ہاتھ اگر میرے بد دعا کے لئے

یہ رونا پیٹنا ضائع کبھی نہ جائے گا
حشر کے روز تمہارے ہی کام آئے گا
جو آنسو بہتے ہیں مظلومِ کربلا کے لئے

حسینؑ زندہءِ جاوید ہے خدا کی قسم
یزید اور ستم اُس کے ہو گئے ہیں ختم
ہے کافی لعنت ملعون کی سزا کے لئے

نوحہ

ہائے رُک نہ سکے گی دُنیا سے شبیرؑ کی ماتم داری
شبیرؑ کے پیاسے ہونٹوں کو ممنون ہے دنیا ساری

یہ لا اللہَ اِللہ شبیرؑ کے دم سے زندہ ہے
قرآن سمجھتے ہو جس کو شبیرؑ سے ہی پائندہ ہے
ہے فرض مسلمانوں کے لئے مظلوم پہ گریۂ زاری

جس وقت زمانے کی نظریں تاریخ پہ پردا ڈالیں گی
اُس وقت زمانے والوں کو انصاف کی نظریں کہ دیں گی
اسلام کے گوشے گوشے میں شبیرؑ کی ہے سرداری

تنویرؔ بھرے دربار میں تھا زینبؑ نے یہ اعلان کیا
بھائی نہ رہے میں قید ہوئی چادر ہے لٹی جو کچھ بھی ہوا
ہائے پھر بیعت کا نام نہ لے گی نسل یزید تمہاری

نوحہ

فرزندِ محمدؐ کو تیروں سے چھپایا ہے
تُربت میں بھی زہراؑ کو اُمت نے رُلایا ہے

مخدومۂ عالم کی آغوش کے پالے کو
احمدؐ کے نواسے کو کیوں زہر پلایا ہے

قاسمؑ کو یتیمی کا احساس نہ ہو فروا
معصوم کو سیدؑ نے سینے سے لگایا ہے

جب سُرخ کفن دیکھا غش کھا کے گری زینبؑ
کیا زہرِ ستم کم تھی کیوں خون بہایا ہے

بوچھاڑ میں تیروں کی تابوت ہوا واپس
شبیرؑ نے بھائی کو بقیعہ میں سُلایا ہے

بازارِ مدینہ میں اک شورِ قیامت ہے
یہ روزِ سیاہ آخر اُمت نے دیکھایا ہے

دیا درسِ امن جس نے تنویرؔ زمانے کو
مدفن کے لئے اُس کے ہنگامہ بنایا ہے

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ علیہ سلام

اٹھا کلثوم و زینبؑ کے سروں سے باپ کا سایا
علی کی بیٹیوں کو شہر کوفہ راس نہ آیا

نگہباں چادرِ زینبؑ کے ہو قمرِ بنی ہاشم
بٹھا کے پاس غازیؑ کو علیؑ مولا نے فرمایا

رہے گا تین دن تک بے کفن شبیرؑ کا لاشہ
جنازہ بھی اُٹھا مولا تمہیں بیٹوں نے دفنایا

یقیں اب ہو گیا مجھ کو یتیمی کا حسنؑ بھائی
علیؑ کا زرد چہرہ دیکھ کے زینبؑ نے فرمایا

بُجھا کے زہر میں خنجر چھپا تھا صحنِ مسجدؑ میں
ہو لعنت ابنِ مُلجم پر ہے کعبہ دین کا ڈھایا

نہ روکو زینبؑ و کلثوم کو جی بھر کے رونے دو
نہیں یہ شام قائم ہے علم عباسؑ کا سایا

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ علیہ سلام

مولا علیؑ پہ سجدے میں خنجر چلا دیا
بے دیں نے ہائے دین کا کعبہ گرا دیا

پیدل ہے چلنا شام میں بنتِ بتولؑ نے
زینبؑ کو میں نے اس لئے چلنا سکھا دیا

شانِ سخا علیؑ کی جہاں میں نہیں مثال
قاتل کو پیاسہ دیکھ کے شربت عطا کیا

حیدرؑ کا خوں بہا کے ہائے آلِ رسولؐ کو
کوفے میں کربلا کا ہے منظر دِکھا دیا

ماہِ صیام اور وہ اُنیسویں کی شب
اُمت نے یہ چراغِ اِمامت بجھا دیا

حسنینؑ نے اتارا لحد میں امیرؑ کو
خاکِ نجف میں حق کے ولی کو سُلا دیا

تنویر قتل کر کے وصیِؑ رسولؐ کو
قبرِ بتولؑ روضہ نبیؐ کو ہلا دیا

نوحہ

مقتل میں ہے حسینؑ کا لاشہ تڑپ رہا
ہونے لگی ہے غیرتِ عمران بے رِدا

کہتے ہیں تشنگی جسے اصغرؑ سے پوچھے
پانی کے بدلے تیر گلے میں اتر گیا

بے شیر تیر کھا کے ہے کیوں مسکرا دیا
کیا راز تھا کسی کی سمجھ میں نہ آسکا

سینے پہ ہاتھ رکھتے ہو اکبرؑ یہ کس لئے
میں ہوں حسینؑ مجھ سے نہ زخمِ جگر چھپا

پانی ملے یہ نہ ملے غازی کی خیر ہو
خیمے سے آ رہی ہے سکینہ کی یہ صدا

بازو بہن کے چوم کے جانے لگے حسینؑ
زینبؑ نے رو کے چوما ہے شبیرؑ کا گلا

سجادؑ آنسو خون کے رویا ہے عُمر بھر
امت نے ایسا اجرِ رِسالت کیا ادا

ڈوبی ہوئی وہ درد میں ابھری جو سسکیاں
حرموں کی بے کسی سے یہ زندان رو دیا

زخمی ہے زیں سے کون اُتارے حسینؑ کو
کس کو بلائیں کون ہے سجادؑ کے سِوا

تنویرؔ نہ ختم ہوئے زینبؑ کے مصائب
تھی کربلا کے بعد بھی ہر روز کربلا

نوحہ

اکیلی رہ گئی بھائی گئے بچھڑ زینبؑ
کرے گی شام کا طے کس طرح سفر زینبؑ

شبِ عاشور کو زینبؑ رہی بہت بے چین
خدایا خیر ہو تنہا ہے دشمنوں میں حسینؑ
دعائیں کرتی رہی تھی یہ رات بھر زینبؑ

شہر ہے شام کا عابد پے تم نگاہ رکھنا
قدم قدم پے پڑے گا بازار میں رکنا
میرے سجادؑ کا پھٹ جائے گا نہ جگر زینبؑ

نہ سایا بھائی کا اب ہے نہ غازی کا پہرہ
اے آفتاب چھپا لے تو آج پھر چہرہ
اسیر ہو کے چلی ہے برہنہ سر زینبؑ

وفا کی ایسی کہ دونوں پلٹ کے آ نہ سکے
حسینؑ خیموں میں لاشے بھی اُن کے لا نہ سکے
فدا ہوئے ہیں تیرے اِسطرح پسرِ زینبؑ

سفر کٹھن ہے نہ تھک جائے بنت زہراؑ کہیں
ہیں ساتھ بھائیوں کے قاتل رِدا بھی سر پہ نہیں
نئے ہیں راستے منزل سے بے خبر زینبؑ

وہ کوفہ شہر کی گلیاں یا دشتِ ویراں ہوں
وہ چاہے شام کے بازار ہوں یا زنداں ہوں
بتولؑ ساتھ رہی تُو گئی جدھر زینبؑ

نگر نگر میں ہیں روشن حُسینیت کے چراغ
ہیں تازہ اب بھی دلوں میں غمِ حسینؑ کے داغ
یہ تیرے شام کے خطبوں کا ہے اثر زینبؑ

مدینہ جانے کے قابل نہیں وہ ایسی لٹی
کھڑی ہے شام کے زنداں میں حیراں بنتِ علیؑ
رہائی مل تو گئی جائے اب کدھر زینبؑ

عجیب کتنے مصائب ہیں تیرے بنتِ علیؑ
جہاں جہاں سے بھی ہو کر اسیر تو گزری
وہ راستے بھی گئی سوگوار کر زینبؑ

پہن کے رسیاں نہ ماتم کی ابتداء کرتی
غمِ حسینؑ کو تنویر نہ بقاء ملتی
نہ جاتی شام کے بازار میں اگر زینبؑ

نوحہ

دم توڑ گیا اکبرؑ شبیرؑ کی بانہوں میں
اندھیر ہوئی دنیا سیدؑ کی نگاہوں میں

ارماں تڑپتے ہیں اکبرؑ تمہیں ملنے کے
روضہ پہ محمدؐ کے صغراؑ کی دعاؤں میں

سہمے ہیں شقی دیکھ کے بے شیر کے تیور
عباسؑ کی جرأت ہے اصغرؑ کی اداؤں میں

کہرام ہوا برپا سادات کے خیموں میں
اکبرؑ کی اذاں گونجی کربل کی فضاؤں میں

شہزادیاں یثرب کی بلوے میں ہیں ننگے سر
اس در کی کنیزیں تو لپٹی ہیں رِداؤں میں

دیکھا ہے تیرا لاشہ بے گوروکفن بن میں
وعدہ ہوا زندگی بھر بیٹھوں گی نہ چھاؤں میں

تنویرؔ لرز جاتی ہیں زندان کی دیواریں
کوئی درد انوکھا ہے معصومہ کی آہوں میں

نوحہ

خنجر تلے زینبؑ نے بھائی کا گلا دیکھا
روتے ہوئے مقتل میں نانا کو کھڑا دیکھا

نہ تیغ چلا زینبؑ فریاد یہ کرتی ہے
ہر ضرب پہ قاتل کی گرتی ہے سنبھلتی ہے
غش کر گئی بھائی کا سر تن سے جدا دیکھا

جب آنکھ کھلی غش سے محشر کا سماں دیکھا
جلتے ہوئے خیموں کا ہر سمت دھواں دیکھا
عابدؑ نے سکینہؑ کو رسیوں میں بندھا دیکھا

سجادؑ کی آنکھوں سے یہ خون کیوں بہتا ہے
جو کوئی بھی پوچھے تو ہر اشک یہ کہتا ہے
دربار شرابی میں زینبؑ کو کھڑا دیکھا

شبیرؑ کے سینے پہ سر رکھ کے جو سوتی تھی
اب شمر سے چھپ چھپ کے بابا کو وہ روتی تھی
ہر لحظہ سکینہؑ نے اک ظلم نیا دیکھا

یوسفؑ تھا زمانے کا بیٹا تیرا اکبرؑ تھا
حیدرؑ کی جوانی تھی تصویرِ پیغمبرؐ تھا
اس چاند سی چھاتی میں نیزہ ہے لگا دیکھا

سر سجدۂ خالق میں تنویرؔ جو جھکتا تھا
جو فاطمہ زہراؑ کی آغوش میں رہتا تھا
وہ تختِ یزیدی کی سیڑھی میں پڑا دیکھا

نوحہ

جہاں میں آئے تھے غازی توبس وفا کیلئے
ہوئے ہیں خلق یہ مظلوم کربلا کیلئے

عباسؑ شامِ غریباں کو زندہ ہوتے اگر
سوال کرتی نہ زینبؑ کبھی رِدا کیلئے

نہ سر پہ باپ کا سایا اسیر بیکس ہوں
طمانچے مار نہ مجھکو شمر خدا کیلئے

نہ تو رہے نہ یہ شاہی نہ تیری شام رہے
اٹھا دوں ہاتھ اگر اب بھی بد دعا کیلئے

ائے شامیوں ہے کھلے سر بتولؑ کی بیٹی
کرو چراغاں نہ تم نامِ مصطفٰےؐ کیلئے

تو بانی ظلم و ستم کا ہے قاتلِ مُحسنؑ
بنی ہے آتشِ دوزخ تیری سزا کیلئے

نہیں تھی تخت کی خواہش حسینؑ کو تنویرؔ
لٹی ہے آلِ نبیؐ دین کی بقاء کیلئے

نوحہ

مسلم کے یتیموں پہ حارث نے ستم ڈھایا
نہ ماں کا سہارا ہے نہ باپ کا ہے سایا

ہو سرخ گئے کیسے معصوموں کے رخسارے
کرتے رہے فریادیں عباسؑ نہیں آیا

نہ خوف خدا کا ہے نہ شرم محمدؐ سے
مظلوموں کو مقتل تک زلفوں سے پکڑ لایا

سر خم کئے مرنے کو تیار کھڑے دونوں
بے دین ستمگر کو کیوں رحم نہیں آیا

شوہر بھی تیرا مارا دو بیٹے قتل ہو گئے
کوفے میں لٹا کیسے بی بی تیرا سرمایا

تنویرؔ دکھی بہنوں کا کیا حال ہوا ہو گا
دن عید کا بھائیوں کی خبر موت کی لایا

نوحہ

دیا ہے درسِ جرأت دخترِ کرار زینبؑ نے
کیا طے صبر سے ہر مرحلہ دشوار زینبؑ نے

ضرورت پیش آئی کربلا میں پہرہ داری کی
دِکھایا ہے وہاں عباسؑ کا کردار زینبؑ نے

شمر ظالم طمانچے مارتا تھا جب سکینہؑ کو
سرِ غازی کی جانب دیکھا تھا ہر بار زینبؑ نے

جسے خیر النساء نے سایۂ تطہیر میں پالا
کہاں دیکھے تھے پہلے شام کے بازار زینبؑ نے

اسے تاریخ کے الفاظ میں اِسلام کہتے ہیں
بنائی حق و باطل میں جو اک دیوار زینبؑ نے

ہلا کے رکھ دیا خطبوں سے ایوانِ اُمیہ کو
لڑائی شام میں لڑ کے بنا تلوار زینبؑ نے

نہ کی تھی باپ نے بیعت جھکایا سر نہ بھائی نے
کھلے دربار میں اب کر دیا انکار زینبؑ نے

سنبھالو بہن سے اپنی امانت اے میرے بھائی
بچایا ہے بڑی مشکل سے یہ بیمار زینبؑ نے

نہ دیکھا تھا کبھی جی بھر کے جس نے باپ کا چہرہ
نہ جانے کس طرح دیکھا بھرا دربار زینبؑ نے

کسی نے پھر تقاضا نہ کیا تنویر بیعت کا
مٹا ڈالے یزیدیت کے سب آثار زینبؑ نے

نوحہ

نانا رُل گئی تیڈی آل
ڈیکھ ذرا توں آکے حال

عید دے ڈینہ تیں نانا سائیں جیکو مہرُ تے چایا
جبرائیل فرشتے جیندا جھولا آن جھلایا
ظالماں کیتی لاش پامال
ڈیکھ ذرا توں آکے حال

آہدا ہا میکوں چن اکبرؑ آساں رات ویلے دفنا کے
وعدہ توڑ نہ چڑھیا اکبرؑ سم گیا بر چھی کھا کے
پا لیا ہا میں نازاں نال
ڈیکھ ذرا توں آکے حال

بال کے بھا ہیں مسلماناں خیمے آن جلائے
شمر حسینؑ دی بچڑی تے جا بے حد ظلم وسائے
لاہے در بے دردی نال
ڈیکھ ذرا توں آکے حال

شہر مدینے وسدی آہم سورج شان وکھایا
اَج میں زینبؑ شام دی قیدن سارا دیس پرایا
بِن چادر کُھلے سر دے وال
ڈیکھ ذرا توں آکے حال

واہ ساڈی مہمانی کیتی شام شہر دے لوکاں
پتھراں دی برسات لگی ہتھ کیند اکیند اروکاں
زخمی ہوگئے چھوٹے بال
ڈیکھ ذرا توں آکے حال

نوحہ

وچہ جنگل کربُ بلا دے برباد تھیا زہراؑ دا چمن
وعدہ ہویا پیو اکبرؑ دا جے تائیں جگ تے جیساں
چھاں تے نہ میں ہر گز باہساں پانی سرد نہ پیساں
ڈُھپ تے ویکھی ہے چن زہراؑ دا لاش تیڈی بے گور و کفن

پرَ جبرئیل دی زینت ویرن خاک تے ڈیرہ لایا
چھوڑ مدینہ نانے دا توں اپنا شہر وسایا
قسمت تیری بھین اُجڑی دی ہوساں میں ونج شام دفن

شام دے راہ دا ویرن تیکوں بھین ڈسے کیا حالِ
جھنڑ کے مر گئے محملاں توں بہوں چھوٹے چھوٹے بالِ
سنبھال نہ سنگیاں بے کس مانواں سب آہن پابندِ رسن

مظلوم حسینؑ دی خدمت وچ تنویر دی اے فریاد
نال بھرانواں پتراں دے شبیرؑ رہیں آباد
جیں نگری وچ زینبؑ لٹی اے ہِک واری ڈیکھلا اونہ

نوحہ

ہائے زینبؑ درد ستائی
ویر دی خاطر چھوڑ مدینہ وچ کربل دے آئی

مسلمانوں شرم کرو میں پاک رسولؐ دی دھی ہاں
وارث چادر زہراؑ دی میں دختر شیر جلی ہاں
وچ دربار دے ویندی پئی منہ والاں نال لکائی

جے ویندائیں تے عید دا جوڑا گھدھی ونج ویرن نال
اکھیں امڑی زہراؑ نوں لے پیکا مال سنبھال اے
بعد شہادت تیڈی دے میں ہوساں شام دو راہی

ڈینہ ڈاہویں دے غازیؑ کوں شبیرؑ کھڑا سمجھاوے
اُف نہیں کرنی توڑے اُمت جتنے ظلم وساوے
دین دی خاطر کس ونجاں نہیں کرنی ویر لڑائی

تنویرؔ کیویں تحریر کرے جیہڑے ظلم تھیئے بے دینہ
جیں معصوم دا بستر بابا نے پاک حسینؑ دا سینہ
مظلوم سکینہؑ شام دے وچ بے دکھ دی قید نبھائی

نوحہ

اسلام دی ہو تکمیل گئی جدوں زینبؑ وچ بازار گئی
ہائے زینبؑ جاں بال شام دے وچ تطہیر دی پردادار گئی

اسلام دی خاطر بھین زینبؑ غیور بھرا دے نال رہی
ہر حال دے وچ ہر منزل تے اے دکھ سکھ دی بھنجوال رہی
اکبرؑ اصغرؑ شبیرؑ ڈتے دو ہیں پچڑے زینبؑ وار گئی

رلی زینبؑ میت نانے تے زہراؑ دا جنازہ اٹھدا ڈٹھا
ول بابا حسنؑ دے ٹکڑے ڈٹھے شبیرؑ کوں رن وچ کسدا ڈٹھا
پنجتن دی ماتم دار زینبؑ ہائے روندیاں عمر گزار گئی

قاسمؑ دے سہرے بھل ویندے غازیؑ دی جوانی بھل ویندی
سجادؑ نہ ہر گز رت روندا جے کر زینبؑ نہ قید ہوندی
یا مجمع عام شرابیاں دا جدوں زینبؑ وچ دربار گئی

جیں کوفے شام دیاں گلیاں وچ پڑھے خطبے ویر دی عظمت دے
نہ قبر بھرا دے نال ملی افسوس اس دی قسمت تے
کیوں یثرب دی شہزادی دی بن شام دے باہر مزار گئی

دن عید دے مہر نبوت تے حسنینؑ کوں احمدؐ چایا ہا
ہتھ دے زلفاں والیل دیاں جیندا شان رسولؐ ویکھایا ہا
تنویرؔ شبیرؑ دی گردن تے کیوں شمر دی چل تلوار گئی

نوحہ

کُل عالم اِسلام اُتے اِحسان کیتا ہے چن زہراؑ
دے کہ سر شبیرؑ بچایا لا الہ اللہ
سنگتی کوئی تو بھی سڈ گھن زینبؑ نے فرمایا
شام عراق دا لشکر ویرن تیکوں مارن آیا
غم نہیں میڈا غازی زندہ ہے فوجاں دی نہیں کوئی پرواہ
رنج نہ ہوویں لاش تیڈی ویرن کل نہ آئی
لٹیا میکوں مسلماناں خیمیاں کوں اگ لائی
بال گولیندیاں پھرے ڈیندیاں رات گزاری عون دی ما
کھلے ہتھ ہمشیر دے ہوندے لاش تیڈی گل لیندی
تیڈی قبر تے بہہ کے دیرن ساری عُمراں روندی
زینبؑ اُجڑی شام چلی ہے موت تیڈی دے زیور پا
خوش ہاں ویرن ایں گاہلوں توں سوہنا شہر وسایا
نال بھرانواں پُتراں دے رہیں وسدا زہراؑ جایا
بھول ارمان تیڈے شہر دیوچہ تیری بھین کیتے نہیں قبر دی جا
قید زینبؑ و کلثوم دا غم تنویر کوں ہرگز نہ بھلسیں
وانگوں زہراؑ جائیاں دے مستور کوئی نہ رُلسیں
چھوڑ کے ویر حسینؑ دی نگری ملکیا زینبؑ شام دا راہ

نوحہ

زہراؑ جائی رات ڈاہویں ۱۰ دی مشکل نال نبھائی ہے
گل ویر دا وَل وَل چُمدی زینبؑ درد ستائی ہے
کل دن ڈاہویں ۱۰ ڈاڈھل ویسیں میڈے گل تے خنجر چل ویسیں
کربل دی دھرتی ہل ویسیں ڈیندی راسیں بھین دُہائی ہے
میں لئی ہاں وچھن چن ویرن تیڈی آخری سجدے والی جاہ
تیڈی مقتل گاہ دی ما زہراؑ ییتی والاں نال صفائی ہے
شبیرؑ میکوں کوئی حال ڈسا کوئی سنگتی تیڈا بھی آیا
یا تیڈے مارن کیتے ویرن ساری خلقت آئی ہے
ہے مرن دے کان تیار اکبرؑ نہیں جھولے سمدا لال اصغرؑ
ہائے وسدے چمن بتول اُتے اج موت نے لوٹی پائی ہے
مجبوری بن گئی زینبؑ دی کِس کِس لاشے تے وین کرے
ہائے ماتم دار بہترؑ دی اک زینبؑ موت رُلائی ہے
تنویر حسینؑ نے سنگتیاں کوں گل کھول کے اے سمجھا چھوڑی
میکوں چھوڑ ونجوں میں مرنا ہے نہ آیا کرن لڑائی

نوحہ

دیگر ویلے وطنوں ٹریا پاک بتولؑ دا جانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پُردرد کہانی ہے

اکبرؑ تیکوں شکل نبیؐ دی بخشی ذات خدا دی ہے
سال اٹھاراں محنت کر کے پالیا دھی زہراؑ دی ہے
موت کھڑی حیران ہے اکبرؑ تیری دیکھ جوانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پُردرد کہانی ہے

پانی کیتے اصغرؑ تیڈی بھین کیتے بہوں چارے نے
غازی چاچے نہر فرات تے بازو اپنے وارے نے
تسا ٹریا ویندائیں اصغرؑ ملیا نہیں گھٹ پانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پُردرد کہانی ہے

سر تے تاج امامت دا احمدؐ دا پاک نواسہ ہے
زخماں توں مجبور ہے [illegible] تاں دا پیاسہ ہے
گردن تے ہے خنجر شمر دا سجدے وچ پیشانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پُردرد کہانی ہے

لٹ دا مال سمجھ کے میڈی لاش ظالم کریسن
مندری لاہون کیتے میری انگلی وی کٹ لیسن
وچ سمجھ کے پائی زینبؑ میں پوشاک پرانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پُردرد کہانی ہے

تنویر حسینؑ تے کربل وچ ہائے ظلم دی حد ہو گئی اے
در خیمے توں آخری سجدہ ویر دا ڈیکھدی رہی اے
ہتھ قدم توں [illegible] نشانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پُردرد کہانی ہے

نوحه

پُھل قاسمؑ دے سگناں والے کیوں ڈسدے کُملائے نے
سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
قاسمؑ تیں شادی دی رسماں ساریاں بدل ویکھایاں نے
چاک گریباں جانجی ڈسدے سر وچہ خاکاں پائیاں نے
ماں اُجڑی تے پھوپھیاں تیریاں کالے ویس وٹائے نے
سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
موت قاسمؑ دی بھُل جاناں مومن کتے آسان نہیں
مرد میداناں وچہ لڑ مردے اے کوئی ارمان نہیں
لاش قاسمؑ تے مسلماناں گھوڑے کیوں دوڑائے نے
سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
سمجھ یتیم قاسمؑ کوں اُمت شادی دے سامان کیتے
وچہ پردیس دے آلِ نبیؐ تے اُمت بہوں احسان کیتے
شام وچوں مستوراں کِتے زیور بن کے آئے نے
سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
لاش قاسمؑ تے رو کے آکھے پاک بتولؑ دا جایا ہے
رَل گیا ہے ریت تے رَت وچہ بیوہ دا سرمایہ ہے
ٹکڑے لاش دے چُن چُن سیّد جھولی وچہ جاں پائے نے
سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
تنویر حسینؑ مدینے ول منہُہ کر کے رُو فرماوے
چن قاسمؑ دی شادی دے کیا حال غریب سناوے
ہووی مبارک حسنؑ بھرا اج قاسم سہرے پائے نے
سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے

نوحه

پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہراؑ دا جایا

بعد تیڈے ویرن ذیشانِ
ڈِسدا سارا جگ ویرانِ
موت تیڈی کیویں ہمشیر وِنجے بھُل
پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہراؑ دا جایا

خون حسینؑ دی قیمت پا نہیں
غیرت زینبؑ دی آزما نہیں
ساری کائنات ہِک وال دا نہیں مُل
پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہراؑ دا جایا

کیہڑے دیس دا ویر رواج اے
بیوہ دا لُٹ لینا داج اے
رُل گئے خاک وچہ سہریاں دے پھُل
پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہراؑ دا جایا

ویر حسینؑ نماز گذاری
تیغ چلائی شمرے ناری
ڈیکھن نماز آئے کُل مُرسل
پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہراؑ دا جایا

نوحہ

لاش تیڈی ہے دھپ تے ویرن بھین دی شام تیاری ہے
سر میڈے توں لہہ گئی چادر لٹ گئی درداں ماری ہے
مر گئے میرے ویر پیارے اس جنگل ویرانے وچ
بن کے قیدی میں اجڑی ہن رلنا دیس بیگانے وچ
مشکل پندھ نے شام دے ویرن نال بیمار مہاری ہے
تیکوں دفن نہ کیتا ویرن بھین غریب کوں معاف کریں
وچ دربار دے خطبے پڑھساں آپ حسینؑ انصاف کریں
ہتھ مصروف ہن رسیاں دے وچ بھین دی تخت لاچاری ہے
چپ کر کے میں ٹر پئی ویرن ویکھدا کل جہان رہیا
بھین نے لاش تے وین نہ کیتے دل وچ اے ارمان رہیا
گھر گھر تیرا ماتم ہوسیں روسیں دنیا ساری ہے
حسبنا دے مطلب سارے وچ کربل دے کھل گئے نے
پاک حدیث حسین منی مسلمان کیوں بھل گئے نے
پاک رسول دی بوسہ گاہ تے تیغ چلائی ناری نے
شکر ہے ویرن توں نہیں ویکھے منظر شام غریباں دے
مستوراں دیاں چادراں لٹیاں کیتے ظلم یتیماں تے
پہرے دیندیاں بال گولیندیاں زینب رات گزاری ہے
دن دسویں دے علی اکبر نے فجر دی جاں اذان ڈتی
انا للہ پڑھیا سیدہ زینب ہو حیران گئی
آخری ہے اذان اکبر دی ہن لے بھین پیاری ہے
تنویر حسینؑ دی خاطر زینب وطن دی تانگ لہا چھوڑی
قربان کیتی ہے سر ویرن توں زینب نے اپنی جوڑی
ہر منزل تے زینب نے کیتی ویر دی تابعداری ہے

نوحہ

رو نہ رت سجادؑ وطن ہے شام والا بازار نہیں
مل گئی آں چادراں سر ننگے ہن کوئی پرداوار نہیں

زینب سفر دے حال سناوے نیزیاں والے زخم ویکھاوے
روضہ پاک محمدؐ دا ہے ظالم دا دربار نہیں

کوفے دی ہن نہ شہزادی بن آں ہاں کرن دی عادی
ویرے شہ اج پیدل کرن تاں بھین نوں کوئی انکار نہیں

نال تیڈے سجادؑ میں ویہاں تورے شام دے رو تے مر ساں
نانے دی امت تے بالکل زینب نوں اعتبار نہیں

میڈے ویر کٹے جاں مارے آکھن شادی ہن تے سارے
قید کرو چا زینب نوں ہن زندہ عباس [illegible] نہیں

تنویر قول دیاں دو ہیں بھیناں رہن کے پیدا تھیاں
کون شے [illegible] دناں دے کوئی رہیا غمخوار نہیں

نوحہ

شہادت حضرت امام موسےٰ کاظمؑ

جگ توں وکھری موسےٰ کاظمؑ ظلم دی قید نبھائی ہے
سمجھ کے بے وارث سیدّ نوں کہیں نہ قید چھوڑائی ہے

زہر دے اثر دے نال جڈاں رنگ بدلیا موسےٰ کاظمؑ دا
ہتھ تے پیر بناون کیتے زینبؑ شام توں آئی ہے

غربت ویکھو سیدّ دی بغداد دے وسدے شہر دے وچہ
میت امام زمانہ دی مزدوراں آن اُٹھائی ہے

بھُل گئی شام دی قید میکوں تیرے صبر توں میں قربان تھیواں
چُم کے ہتھ ہتھکڑیاں والے آکھے زہراؑ جائی ہے

زندگی موسےٰ کاظمؑ دی بغداد دے کھا زندان گئے
نہیں سُنیاں مِلے کہیں قیدی نوں مرن دے بعد رہائی ہے

تنویرؔ نہیں کوئی وارث سر تے دور وطن پردیسی دا
رون کیتے فاطمہ زہراؑ پلؑ بغداد تے آئی ہے

نوحہ

گل ویرتے خنجر چلدا کیویں زینبؑ ڈھدھی رہی ہوسیں
بِن چادر پا ہتھکڑیاں کیویں لاش بھراتے گئی ہوسیں

آہی ملکہ شرمُ حیاء دی واہ قسمت عون دی مادی
دربار یزید اچ کیویں رَبّ جانے پیش او تھئی ہوسیں

ساکوں حشر تائیں کربل دی نہیں بھلنی شام غریباں
کیویں بال سنبھالے زینبؑ جڈاں خیمیاں وچ لٹ پئی ہوسیں

کرے ویر توں پتر نثار ونجے سر ننگے بازار اے
گئی روندیاں عمر گزارا ے کوئی بھین نہ زینبؑ جہی ہوسیں

بقیع وچ ما زہراؑ کوں پتھراں دے داغ دیکھائے ہوسن
جیہڑی شام دیوچہ زینبؑ نوں پرچاونی ویردی ڈھی ہوسیں

تنویرؔ کی دنیا جانے دُکھ زینبؑ دی مجبوری دے
بِن کفن دے چھوڑ بھراکوں کیویں چپ کرکے ٹرپئی ہوسیں

نوحہ

کیویں دیگر ویلے وطن کنوں ٹری آلِ عبا رب خیر کرے
کھڑے روندے قبر رسولؐ اتے دوہیں بھین بھرا رب خیر کرے

ہر قدم تے بھار مصیبتاں دے ہوسن مشکل سفر عراق دے ہن
توں جا کے قبر بتولؑ اتے منگ بھین دعا رب خیر کرے

تیڈی میت بھراواں دفن کیتی خوش قسمت ہیں توں چن زہراؑ
ہن کفن دے رلسیں لاش میڈی وچ کرب بلا رب خیر کرے

حالات کنوں معلوم تھیندا اے میڈے اجڑن دی رت آگئی ہے
سر کھول کے روندی اے ہن دیوچہ کیوں مازہراؑ رب خیر کرے

میں سجدہ کرنا خنجر تلے کھڑا سر قدم تے ویکھیں توں
ہن قیدی ونجناں شام شہر تیں باجھ ردا رب خیر کرے

جیہڑی ساری زندگی شرم کنوں کدے پیو دے سامنے نہ آئی
پئی وچ بازار دے ویندی ہے ان خون دی ما رب خیر کرے

تنویر حسینؑ دی بھین زینبؑ سردار ہے مریمؑ آسیہؑ دی
دربار شرابی وچ آئی ہوویں دھی زہراؑ رب خیر کرے

نوحہ

ماتم ہے مسلمانوں زہراؑ دے لٹے گھر دا
اسلام دا سرمایا غم سبطِ پیغمبرؐ دا

ایوب جہے صابر شبیرؑ تیکوں من گئے
خود پاک محمدؐ بھی کربل دا چھوڑ بن گئے
شبیرؑ اٹھایا جاں لاشہ علی اکبرؑ دا

وچ شام دے پتھراں دی مہمانی تیکوں ڈتی اے
دربار دی پیشی تیری شبیرؑ توں ودھ گئی اے
اسلام تے احسان زینبؑ تیری چادر دا

بند اکھیاں نہ کر سانگ تے سلطان عرب ویران
دربار دے وچ آیاں کلثومؑ زینبؑ ویران
توں ویکھ تاں کی منظر بھینیں دے کھلے سر دا

ام رباب کر گئی سجادؑ نوں وصیت
ہن حشر دے زہراؑ نوں کرنی ہے میں شکایت
رکھنا میرے کفن وچ کرتا علی [illegible]

[illegible] دی [illegible] ہے شہدا دی عزاداری
[illegible] زینبؑ [illegible] توں تھئی جاری
[illegible]

[illegible] دی بھین دا [illegible]
تھئی زخمی جداں [illegible] توں شبیرؑ [illegible]
ہن [illegible] کربل وچ بھینیں دے [illegible]

نوحہ

بَن قیدی ویردی لاش اُتے کھڑی مقتل وچ حیران زینبؑ
لٹوا کے چادر زہراؑ دی گئی دین تے کر احسان زینبؑ

چُم بھیندے ہتھ شبیرؑ آکھے توں صبر دے نال نبھا چھوڑیں
میں خنجر دے نال شہید ہوساں تیری قسمت وچ زندان زینبؑ

نہ مار شمر وچ سجدے دے میرا ویرن پاک نمازی ہے
ڈتے واسطے رب دے ظالم نوں گئی سر تے چا قرآن زینبؑ

سڈ غازی توں دھی زہراؑ دی اساں خیمے لٹ کے ساڑنے ہن
توں کر دی ہاویں وطناں تے عباسؑ بھرا دا مان زینبؑ

ڈتا اجرِ رسالت اُمت نے سادات تے پتھر وسائے نے
گئی پہلی واریں شام دیوچہ بَن اُمت دی مہمان زینبؑ

بنی زینت نانے بابے دی توں خوشیاں توں محروم رہی
کونین دیاں مستوراں توں ہے وکھری تیری شان زینبؑ

پا سر وچ خاکاں نہ روندے اج گلیاں تے بازاراں وچ
جے فاسق دے دربار دے وچ نہ ویندی سر عُریان زینبؑ

توں سر ننگے میں عون دی ماہے بھیڑ بازاری لوکاں دی
ایں واسطے شام اِچ نیزے تے پیا پڑھداہاں قرآن زینبؑ

تنویر بھاویں مجبور ہووے دُکھ ویردابھین نہیں سہہ سنگدی
ڈٹھا سامنے کُسدا ویرا اپنا تیرے حوصلے توں قربان زینبؑ

نوحہ

کربل دی گرم زمین اتے بن کفن دے چھوڑ بھرا گئی اے
رب جانے کس مجبوری توں ٹر شام دو عون دی ما گئی اے

مقتل وچوں ٹر گئے شیرِ خدا ہائے پاک رسولؐ تے حسنؑ بھرا
تیڈے گل تے خنجر ویکھا ہے اج ما زہراؑ گھبرا گئی اے
نہ کر مجبور توں سجناں کوں تیڈی لاش دی وارث آگئی اے

ہک ظالم ظلم دی حد کتنی زہراؑ تے طاق گرایا ہے
وارث دستار محمدؐ دی تاہیں روندیاں عمر نبھا گئی
رکھ ہتھ پاسے تے دنیا توں ٹر حسنؑ حسینؑ دی ما گئی اے

جاں لٹ پئی شام غریباں نوں سجادؑ نوں آکھے دھی زہراؑ
اُٹھ جلدی میڈا چن بچڑا رُت شام وںجن دی آگئی اے
بن چادر ویکھ کے پھوپھیاں کوں سجادؑ نوں غیرت کھا گئی اے

ہووے غیرت کل بنی ہاشم دی وارث تطہیر دی چادر دی
جیں بھین دا ویر عباسؑ ہووے کیوں شام اچ باجھ رِدا گئی اے
ملکہ تطہیر دی نگری دی کیوں وچ بازار دے آگئی اے

تنویر عباسؑ تے زینبؑ نے انج ویر دے نال وفا کیتی
عباسؑ دے بازو قلم تھئے زینبؑ چادر لٹوا گئی اے
کر نسل ختم عبداللہ دی شبیرؑ دی نسل بچا گئی اے

نوحہ

شبیرؑ تیری مظلومی تے پئی روسیں دنیا ساری اے
چپ کر کے تیری لاش اُتوں ٹُری زینبؑ درداں ماری اے

اوکھے پندھ ہین شام دے ویرن نال ہے پور یتیماں دا
سر وچ خاکاں ہتھ وچ رسیاں ویکھ توں حال غریباں دا
کوئی پردے دا سامان نہیں میرے نال بیمار مہاری اے

بچ ویندی اک چادر میری تیکوں کفن پوا ویندی
قید نہ ہوندی ویرن تیری سوہنی قبر بنا ویندی
مجبور ہاں میڈا چن ویرن میری ہو گئی شام تیاری اے

شکر ہے ویرن نوں نہیں دیکھے منظر شام غریباں
مستوراں دیاں چادراں لتھیاں کیتے ظلم یتیماں تے
توں پچھ سجادؑ تے باقرؑ توں جیویں زینبؑ رات گزاری اے

تنویر سجادؑ نے رت رو کے مظلوم حسینؑ دا غم کیتا
کلثومؑ رقیہؑ زینبؑ نے زندان دے وچ ماتم کیتا
نہ حشر دے دن تائیں ختم ہوسیں شبیرؑ دی ماتم داری اے

نوحہ

مدینہ چھوڑ کربل وچ سخی شبیرؑ آیا ہے
نبیؐ دے دین دی خاطر چمن اپنا لٹایا ہے

علم عباسؑ دے ٹکڑے جڈاں خیمے دیوچہ آئے
نہ پانی دا کے معصوم نے ول نام چایا ہے

شہادت ہو گئی تیری میرے سر توں ردا لہہ گئی
کفن تیکوں تیری مجبور بھینیں نہ پوایا ہے

نہ ہوندی ویر تیری بھین نوں پردے دی مجبوری
بہوں ارماں تیرا سر نہ زینبؑ جھولی پایا ہے

نمازی اے جیہا کوئی نظر آیا نہ دنیا تے
جھکایا آپ سر سجدے تے قاتل نے اٹھایا ہے

بنی ہے موت غازیؑ دی سبب میری ضعیفی دا
بہوں مشکل بھرا دی لاش تے مظلوم آیا ہے

گئے کھل وال زینبؑ دے زمینِ کربلا ہل گئی
شمر پیاسے گلے شبیرؑ تے خنجر چلایا ہے

کیویں تنویر بھُل جاوے اسیری بنتِ زہراؑ دی
بھرا دی موت ماری کوں جیویں دردر پھرایا ہے

نوحہ

یثرب دی شہزادیاں دا کیتا شامیاں استقبال اے
رہے تحفے ملدے قیدیاں نوں تھئے زخمی سارے بال اے
عباسؑ دیاں کٹیاں باہنواں معصوم کھڑے تکدے راہواں
گیا ماریا غازیؑ چپ کر گئے شبیرؑ دے پیاسے بال اے
پگ نانے دی زہراؑ دی ردا رت بھریا کرتا اصغرؑ دا
دربار دے وچ زینبؑ روئے جاں کھلیا لٹ دا مال اے
حد صبر دی ویرن مک گئی اے دربار دے در تے رُک گئی اے
آکھے زینبؑ رت سجادؑ روئے غیرت دا ویر سوال اے
جھیڑی ویر دی خاطر رل گئی اے پتراں دی موت وی بھُل گئی اے
زینبؑ دی قسمت دیکھ ربا نہیں قبر حسینؑ دے نال اے
نہ زینبؑ رب دے واسطے پا نہ سر تے توں قرآن اٹھا
میرے خون دی پیاسی اُمت ہے تیرے ویر دا بچن محال اے
زنجیر دا ماتم جاں کردے اے ماتمی مرن توں نہیں ڈردے
بن ویندائے ضامن جنت دا لجپال بتولؑ دا لال اے
ہتھ جوڑ کے اکھے حر غازیؑ میکوں معاف چا کر خاتون دا چن
میں واگ گھوڑے وچ ہتھ پایا آہی زینبؑ تیڈے نال اے
تنویر جاں دکھیاں بھینیں نے شبیرؑ دی لاش پامال ڈٹھی
کلثومؑ رقیہؑ وین کیتے زینبؑ نے کھولے وال اے

نوحہ

لتھا زین توں چن بنی ہاشم دا غازی سُلطان وفا دا
بہہ خاک اُتے کلثومؑ گئی لتھا برقعہ عون دی ما دا
توڑے کٹ گے بازو غازی دے پانی دی مشک بچیندا ریہا
گیا پانی لڑھ سب ریت اُتے لگا ایہہ جیہا تیر جفا دا
عباسؑ نے رو کے عرض کیتا میکوں آسیں شرم معصوماں توں
میڈی لاش نہ خیمے گھن ونجناں تیکوں واسطہ ما زہراؑ دا
چا خالی جام نہ بال روندے نہ پیاسہ اصغرؑ تڑپے ہا
جے اذن بتولؑ دا چن دیندا رُخ موڑاں ہا دریا دا
میں پتر علیؑ دا بے شک ہاں میکوں فخر ہے اپنے نسب اُتے
میں امُ البنین دا جایا ہاں ہاں نوکر بھین بھرا دا
تنویر بتولؑ دیاں جائیاں نوں ہا مان عباسؑ دی جرأت اتے
غازی دے جیندیاں تائیں نہ زینبؑ نوں فکر ردا دا

نوحه

بے کفن شہید دی میت اتے پئی زینبؑ کردی وینِ
مر ویندی تیڈی بھینِ
تیڈی لاش دے ٹکرے ناڈھدھی زہراؑ دا نور العینِ
مر ویندی تیڈی بھینِ
رو آکھیا سین سکینہؑ چُم ویر دا زخمی سینا
شکل رسولؐ دی چن اکبرؑ شبیرؑ دے دل دا چینِ
مر ویندی تیڈی بھینِ
عباسؑ توں صدقے جاواں اکھ زخمی تے کٹیاں باہنواں
مشکل لتھا ہے گھوڑے توں قربان کراں دا رمنِ
مر ویندی تیڈی بھینِ
آیا کربل نجف دا شاہ اے کھڑا روندا اے حسنؑ بھرا اے
ویکھ تاں سہی مقتل دے وچ پیا نانا کردا وینِ
مر ویندی تیڈی بھینِ

میڈے ویر اُمت نے مارے ڈوھیں جنت دے سردار اے
جام زہر دا حسنؑ پیتا ہویا پیاسہ قتل حسینؑ
مر ویندی تیڈی بھینِ
جاں یثرب دے سلطان کیتا غربت دا اعلانِ
چادر لہہ گئی خاک تے بہہ گئی رو رو عالیہ سینِ
مر ویندی تیڈی بھینِ
میکوں اے منظر نہیں بھلنا تیرے گل تے خنجر چلنا
قبر وچوں آوازاں آسیں ہائے ہائے مظلوم حسینؑ
مر ویندی تیڈی بھینِ
گئی قیدی بن کے شام کیتا ویر دا زندہ نامِ
وچ دربار دے پیش تھئی بن زینبؑ آپ حسینؑ
مر ویندی تیڈی بھینِ
ازماں بہوں تنویر اے آہی زہراؑ دی تصویر اے
شام دے راہ تے رل گئی کے مر گئی شہزادی کونینِ
کیوں حسنؑ حسینؑ دی بھینِ

نوحہ

شہادت حضرت امام حسنؑ

زہرؑا دیاں جائیاں وین کرن پیا جگ تُوں ٹُر دا حسنؑ بھرا
قاسمؑ دیاں زُلفاں چُم چُم کے پئے روندے نے ڈوہین بھین بھرا

کیوں تخت کنوں محروم کیتا دے زہر شہید معصوم کیتا
اے وارث پاک رسولؐ دا ہا سلطان عرب دا چن زہرؑا

بے درداں ظلم وسائے نے ایں دی میت تے تیر چلائے نیں
کیوں اُمت ظالم بھُل گئی ہے فرمان رسولؐ دا فے القرباء

اے یثرب ہے نہیں کرب بلا تُوں صبر دے نال اے وقت نبھا
تیکوں واسطہ چادر زینبؑ دا نہ غازی توں تلوار اُٹھا

جیندی ماز ہرؑا تے بابا علیؑ جیکوں مہرُ تے چاوے پاک نبیؐ
افسوس رسولؐ دے نال ملی نہ حسنؑ غریب نوں قبر دی جاء

کیتا ماتم پاک رسول دا اے حیدرؑ تے پاک بتول دا اے
پئی ڈھدھی بارش پتھراں دی اج میت حسنؑ تے عون دی ما

واہ ملیا اجر رسالت دا پایا جھگڑا اُمت خلافت دا
کیہڑا اجرم اولاد بتول دا ہا رُلی بعد رسول دے آلِ عبا

تنؔویر امام حسنؑ آکھے مظلوم حسینؑ نوں گل لا کے
رکھیں آپ خیال بازاراں وچ سر ننگے ونجاں اے دھی زہرؑا

نوحہ

میڈا آگیا وقت آخیر بھین تیں رُل ونجاں
ہن من رَب دی تقدیر بھین تیں رُل ونجاں

پئی جتنے چارے لاویں لکھ واسطے رب دے پاویں
رکھیں یاد ہمشیر ہے اُمت بے پیر نہیں بچنا تیرا ویر
بھین تیں رُل ونجاں

تیڈا اُمُ المصائب نام تیں ونجاں زینبؑ شامِ
تیڈے اپنے نصیب میڈی بھین غریب تیڈی قسمت وچ زنجیر
بھین تیں رُل ونجاں

سر سانگ تے میڈا اچڑھنا تیکوں ظالماں قیدی کرنا
ہوسیں شام دا بازار روسیں رت بیمار توں زہرؑا دی تصویر
بھین تیں رل ونجاں

اکبرؑ صغرؑا نوں آکھے پیا ویندا ہاں ملکِ عراقِ
اساں ہووناں شہید ہوسیں اُمت دی عید پئی راہ تکسیں ہمشیر
بھین تیں رُل ونجاں

آکھے اصغرؑ بھین سکینہؑ پانی دیونا نہیں بے دیناں
نہیں کوئی ارمان میں ہاشمی جوان میڈے گل وچ لگنا تیر
بھین تیں رُل ونجاں

تنؔویر اے دھی زہرؑا دی مصداق یرُید اللہ دی
نہیں کوئی دستور ہووے قیدی مستور وارث چادر تطہیر
بھین تیں رُل ونجاں

نوحه

شہادت حضرت امام حسنؑ

مظلوم ہے جنازہ سبطِ نبی حسنؑ دا
رنگ سرخ ہو گیا ہے رَب جانے کیوں کفن دا

کئی لوگ تیر نیزے تلواراں لے کے آگئے
سامان کیتا سیدّ جاں بھائی دے دفن دا

جعدہ نے کِس دے آکھے ڈتا زہر دا پیالہ
دل پھٹ گیا ہے لوگوِاس فاطمہؑ دے چن دا

تو وی شہید ہونا کرب و بلا دے بن وچ
ہو جاناں ٹکڑا ٹکڑا قاسمؑ تیرے بدن دا

مر جاوے جدوی کوئی مکُ جاندے ویر سارے
میت ہے زخمی کیتا کیوں شہنشاہ امن دا

نانے دے کول بھائی تیری قبر دی جاء نہیں
پایا ہے ظالماں نے جھگڑا تیرے دفن دا

تنویرؔ ودھ حسنؑ توں مظلوم ہے حسینؑ
بھائیاں نہ چایا میت شبیرؑ بے کفن دا

نوحه

شہادت حضرت علیؑ

اسلام دے دعویدار کرو ماتم اج حیدرؑ دا
روزے دار نمازی تے ہائے چلیا دار خنجر دا

زہر دے نال بجھا کے خنجر ظالم آیا مسجد اندر
ابنِ ملجم زخمی کیتا سر حیدرؑ صفدر دا

کیتا جبرائیل نے ماتم غم وچ ڈُبیا سارا عالم
حسنؑ نے پایا سر جھولی وچ کعبے دے گوہر دا

چُم کے حسنؑ دا منہ فرمایا صبر کریں خاتون دا جایا
توں مرتا ہے وطن تے پچڑا پی کے جام زہر دا

رات اُنویں ماہ رمضان آخری بابے دی آذان
درد انماری زینبؑ نوں نہیں بُھلنا وقت فجر دا

یاد رکھیں عباسؑ وصیت نہ بُھلنا میری تربیت
نوکر توں حسینؑ دا بن کے رہنا خدمت کردا

حسنؑ حسینؑ نوں کول بلا کے نجف دا والی رو کے آکھے
بعد میرے اُمت نے لینا بدلہ اُحد و بدر دا

اَج توں کوفے دی شہزادی قسمت تیری دھی زہراؑ دی
شام غریباں کوفیاں لٹنا زینبؑ تیرا پردہ

کردا اے تنویرؔ دعائے ویکھاں نجف تے کرب وبلائے
یارب واسطہ خون اصغرؑ تے زینبؑ دی چادر دا

نوحہ

میں غیرت پنجتن دی ہاں میرے سر تے ردا کوئی نہیں
رہیا غمخوار دنیا تے میرا عابدؑ سوا کوئی نہیں

سمجھ کے بھین باغی دی اے شامی ظلم پئے کردے
پرایا دیس ہے ویرن تے میرا آسرا کوئی نہیں

میں دھی ہاں شیرِ یزداں دی اٹھاراں ویراں دی بھین آں
نہ سر تے سایہ بابل دا تے اج میرا بھرا کوئی نہیں

نہ چڑھیا نوک نیزہ تے کھلا سر ویکھ کے میرا
وفادا شہنشاہ جگ تے میرے غازی جہیا کوئی نہیں

خدا جانے کیوں زندہ ہاں قسم تیری غریبی دی
بہتر داغ دل دیوچ تے درداں دی دوا کوئی نہیں

نبی دی دھی مسلماناں توں منگیا باپ دا ورثہ
رہی دربار وچ روندی کیسے کیتا حیاء کوئی نہیں

کھڑے اٹھ توں لتھی زینبؑ ڈٹھے لاشے بھراواں دے
نہ رون دی اجازت ہے ظلم دی انتہا کوئی نہیں

رضادی بھین دی قسمت سفر کر کے پہاڑاں دے
گئی قم تک قضاء کر گئی مگر ملیا بھرا کوئی نہیں

رہے تنویر کردے لوگ کئی دعوے نبوت دے
خدا بن گئے مگر بنیاں شہیدِ کربلا کوئی نہیں

نوحہ

صغراؑ رہی تکدی راہواں اکبرؑ نہیں آیا
بہوں منگیاں بھین دُعاواں اکبرؑ نہیں آیا

نہ اکبرؑ ویر بلایا نہیں خط کوئی خیر دا آیا اُمڑی جایا
کنوں دل دے حال سناواں اکبرؑ نہیں آیا

ربّا وچھڑے ویر ملا دے اصغرؑ اکبرؑ سجادؑ سُن فریاد
نہیں ٹھدی باجھ بھراواں اکبرؑ نہیں آیا

ہوندی وطن تے تیری شادی ایہو حسرت رہی صغراؑ دی قسم خدا دی
کیویں ویر دے سگن مناواں اکبرؑ نہیں آیا

خوش وسدی خلقت ساری میری ودھ گئی ویر بیماری آ اک واری
میں وچھڑی نہ مر جاواں اکبرؑ نہیں آیا

تیرے مٹ گئے نقش قدم دے نت ویکھاں خواب ظلم دے دور ستم دے
کنوں ہجر دے داغ ویکھاواں اکبرؑ نہیں آیا

کرے وین تے جد کرلاوے ہل قبر بتولؑ دی جاوے عرش ہلاوے
صغراؑ جدوں بھر دی ہاواں اکبرؑ نہیں آیا

منہ کر کے طرف عراق تنویر اے صغراؑ آکھے نیر وہا کے
مینوں لٹیا ہے صحراواں اکبرؑ نہیں آیا

نوحہ

کربل وچ دھی زہراؑ دی اُجڑ گئی لوگو
مظلوم حسینؑ مسافر دی بِن کفن دے لاش رہی لوگو

دن رات کرے فریاداں قبر بتولؑ اُتے
رہی منتاں مندی روضے پاک رسولؐ اُتے
میرے ویر اکبرؑ نوں خیر ہووے آکھے رُو صغراؑ اجڑی لوگو

ہمشکل رسولؐ نوں توریا زہراؑ جائی ہے
خود تحت الحنک حسینؑ غریب ولائی ہے
اکبرؑ دے جگر نوں چیر گئی لگی سینے وچ برچھی لوگو

سر تاج میرے نوں زہر ملی بے جرمُ خطا
تیری آس تے تیراں سال رہی جنیدی چڑا
چُم لاش قاسمؑ دے ٹکڑیاں توں آکھے رو فرواؑ اجڑی لوگو

عباسؑ وفا دا پیکر ہے تاریخ گواہ
گیا نہر فرات تے بن کے ماشکی تسیاں دا
بھری مشک تے پانی نہیں پیتا دریا وچ کھڑ غازیؑ لوگو

آئی شام غریباں شامیاں خیمے ساڑے نے
عباسؑ نہیں ڈِتے زہراؑ جائیاں پہرے نے
سن الحافظ دے آوازے آیا نجف توں پاک علیؑ لوگو

سانوں ماتم توں نہ روکو عین عبادت ہے
قرآن رِسالت دی بُنیاد شہادت ہے
پا سر وچ خاک ہے کربل دی رہیا روندا پاک نبیؐ لوگو

نہیں نال بھراواں قبر دی جاہ اک زینبؑ دی
میری قسمت وچ گئی شام لکھی مرضی رب دی
میرے ویر حسینؑ تے غازی دی شالا وسدی رہے نگری لوگو

تطہیر دی پردا دار کتھاہ دربار کتھاہ
کیویں فاسق نال کلام کرے توں سوچ ذرا
جیجو شرم آندا ہا بابے توں او پاک رسول دی دھی لوگو

ہائے دن دسویں دے بخت لٹی گیا میرا ہے
میری گود ہے خالی دُھپ تے لاشہ تیرا ہے
سر رکھ شبیرؑ دے قدماں تے روئے اصغرؑ دی اُمڑی لوگو

جیہڑا نہر فرات تے جھنڈیاں علم عباسؑ کنوں
اور کوفے شام اچ لہرایا زینبؑ خاتون
تکمیل حسینؑ دے مقصد دی کر گئی ہے بنتِ علیؑ لوگو

تنویر جاں شام اچ شام ویلے سادات گئی
گئے بل ڈیوے لگ پتھراں دی برسات گئی
رنگ سرخ ہوئے بازاراں دے جتھوں زینبؑ گئی ٹردی لوگو

نوحہ

زہراؑ نوں ظالم اُمت نے کیوں بعد رسولؐ ستایا ہے
دھی پاک محمدؐ عربی دی بہوں مشکل وقت نبھایا ہے
ایں دا شجرہ طیب طاہر ہے بابا سردار نبیاں دا
ہے شوہر کعبے دا گوہر حیدرؑ سلطان ولیاں دا
ہن یاراں پتر امام ایں دے رب کتنا شان ودھایا ہے
جیہڑی پلی ہے گود رسالت دی او واقف علم قرآن دی نہیں
پئے آہدھن زہراؑ بھل گئی اے قانون وراثت جاندی نہیں
دربارِ خلافت وچ لوکاں الزام بتولؑ تے لایا ہے
جیہڑے تخت پچھے میڈے بابے دا ہن پاک جنازہ چھوڑ گئے
نہ آون میڈے میت اتے او دین کنوں منہ موڑ گئے
کیتی آپ بتولؑ وصیت ہے تائیں رات ویلے دفنا دیا
حسنینؑ دا در زی سڈوا کے جس دَر تے جبرائیل اوے
جس گھر وچ پاک محمدؐ بھی بن اذن بتولؑ دے نہ آوے
محسنؑ دے قاتل ظالم نے گھر پاک بتولؑ جلایا ہے
نصرانیاں روز مباہلہ دے جیندی عظمت ہے تسلیم کیتی
پنج پاک گئے میدان دیوچ سب نے اٹھ کے تعظیم کیتی
کونین دیاں سرداراں نوں کیوں امت نبی جھٹلایا ہے

زہراؑ نے اک دربار ڈٹھا ہا مجمع خاص صحابیاں دا
زینبؑ نے دو دربار ڈٹھے ہا عام ہجوم شرابیاں دا
دربار دی پیشی زینبؑ دی سجادؑ نوں خون روایا ہے
تنویرؔ حسینؑ نے زہر پیتا بے کفن حسینؑ دی لاش رہی
لٹوا کے چادر زہراؑ دی بن قیدی زینبؑ شام گئی
ہر مشکل وچ اولاد بتولؑ نے دین رسولؐ بچایا ہے

نوحہ

یا اللہ زینبؑ دے وانگوں اُجڑے نہ کوئی ہمشیر اے
کوئی بھین نہ ستر قدم توں مسدا ویکھے اپنا ویر اے
چادر نہیں جل گئے خیام کی کر نائیں دے حکم امام
جل مر نائیں بابا ہر جانواں دس عابدؑ کوئی تدبیر اے
جاں بازار دمشق دا آیا ظالم شامیاں جشن منایا
زہراؑ جائی سر ننگے ہائے پڑھدی رہی آیت تطہیر اے
سوچ ذرا توں مسلمان دکھ نہ ہویا آلِ قرآن
سر شبیرؑ دے قرآں پڑھیا زینبؑ کردی گئی تفسیر اے
قاصد جاں صغراؑ دا آیا پڑھ کے خط سید فرمایا
خاک نے خون اج امت رولی پاک محمدؐ دی تصویر اے
لین نہ دیندے نام حسینؑ اے روکی گئی ماتم توں سیں اے
ٹرپئی چپ کر کے مقتل وچوں ہتھ وچ پا زنجیر اے
بابا فدک دا نہیں ارمان امت بھُل گئی تیری شان
ثانی سند دے پرزے کیتے کہندائے جھوٹی تحریر اے
مومن اج تنویرؔ نہ روندے قتل اگر بنی ہاشم ہوندے
جے زینبؑ نہ قیدی ہوندی نہ لگدا اصغرؑ نوں تیر اے

نوحہ

سمجھ کے حارث نے بے وارث مُسلم دے شہزادے
عباسؑ دی بھین رُقیہؑ دا کیتا وسدا گھر برباد اے
رخسار معصوماں بالاں دے ہو سرخ طماچیاں نال گئے
کوفے دے وسدیاں نہیں کیتی مظلوماں دی امداد اے
سیّد معصوم یتیم دی ہاں ہے دور وطن پردیسیاں دا
سانوں قتل نہ کر بے جُرم خطا دتے واسطے نام خدا دے
ہک وار دے نال شہید کیتی میری سین رقیہ دی جوڑی
ہل گئی ہے نگری کوفے دی کھُل وال گئے زہراؑ دے
تینوں واسطہ اپنے اصغرؑ دا توں بھیج دے علماں والے نوں
ساڈے وال چھڑائے حارث توں معصوم کرن فریاد اے
تنویرؔ رقیہؑ بی بی نے عباسؑ دے وانگ وفا کیتی
رُنی اصغرؑ اکبرؑ قاسمؑ نوں بھُل گئی اپنی اولاد اے

نوحه

قرآن نوں قاریاں قتل کیتا کر قید لیا تفسیراں نوں
تشہیر کیتا بازاراں وچہ عباسؑ دیاں ہمشیراں نوں

بن وچہ اُجڑی دھی زہراؑ دی موت نے کیتی انج بربادی
ٹٹ گئی سنگت بھین بھرا دی آکھاں کی تقدیراں نوں

مشک عباسؑ تے تیر چلایا ماریا سین رُباب دا جایا
دھی زہراؑ دی بُھل نہیں سکدی حُرمل تیرے تیراں نوں

شام اچ ہو گئی دفن سکینہ ویکھیا نہ ول وطن مدینہ
شام تائیں رہی چُمدی جیہڑی عابدؑ دی زنجیراں نوں

جیہڑے ویرے تے تینوں ناز اے زینبؑ دے اُس نے آواز اے
ویر تیرا ہُن زندہ نہیں پالے زینبؑ زنجیراں نوں

کرناں میں دربار عبور اے مرجاوے نہ کوئی مستور اے
طوفاں وچہ عابدؑ مجبور اے کون روکے بے پیراں نوں

بُھل گئے آیت فی القرباء نوں رج کے لٹیا آلِ عبا نوں
کوفیاں شامیاں دفن نہ کیتا زینبؑ تیرے ویراں نوں

نوحه

مظلوم حسینؑ دا غم کرنا سانوں زینبؑ آپ سکھا گئی اے
توڑے ہتھ پابند رہے رسیاں وچہ کر ماتم عون دی ما گئی اے

گل ویرے تے خنجر ویکھ زینبؑ سڈ مارے ویرن غازی نوں
نہ بچیا ویرن اُجڑی دا توڑے ستر قدم تک آ گئی

ڈھٹے ریت گرم تے کئی ٹکڑے ہمشیر نے ویر نمازی دے
اے صبر بتول دی دھی دا اہا بن کفن دے چھوڑ بھرا گئی اے

بازار اچ پتھر جھلیندی رہی باغی دی بھین سڈیندی رہی
میںوں قسم عباسؑ دے علم دی ہے زینبؑ نوں شام مکا گئی اے

جیکوں شرم آندا ہا بابے توں او فاسق نال کلام کرے
دربار دی پیشی زینبؑ دی سجادؑ نوں خون رواگئی اے

ہووے غیرت کُل بنی ہاشم دی وارث تطہیر دی چادر دی
جیندا غازی خدمتگار ہووے کیوں وچہ بازار دے آگئی

ہک مسلہ پچھدی اے عون دی ما سجادؑ امام زمانے دا
جل مرنا ہے یا باہر آنواں لگ خیمیاں نوں ہُن بھا گئی اے

تنویر عباسؑ تے زینبؑ نے انج ویر دے نال وفا کیتی
عباسؑ دے بازو قلم ہوئے زینبؑ چادر لٹوا گئی اے

نوحه

آیا ہے عزادارو مُحرم دا مہینہ
اُمت نے چھڑایا ہے سیّد توں مدینہ

غش کھا کے گری لاشہِ ہم شکل نبیؐ تے
ماُاجڑی ڈٹھا زخمی جدوں پُتر دا سینہ

بابا تیرے سینے دے سوا چین نہ آوے
روندی ودی لاشاں وچہ معصوم سکینہ

چادر نہ رہی سر تے تیکوں کفن پویندی
پردیس ہے مجبور ہاں بہوں دور مدینہ

غم سارے شہیداں دا تے درباراں دی پیشی
سجّاد دا دِل لوگو ہے درداں دا خزینہ

چُپ کر کے ٹُری ویندی کوئی وین نہ کیتا
رونواں تے ظلم کردائے بہوں شمر کمینہ

تنویر سمجھ ویندے جے قرآن مُسلماں
برباد نہ او کر دے محمدؐ دا سفینہ

نوحه

شبیرؑ دا اے ماتم زینبؑ دی امانت ہے
اے رسم نہیں لوگو شیعاں دی عبادت ہے

پا کڑیاں جیہڑا خون دے اتھرو رہیا روندا
زنجیر دا اے ماتم سجّادؑ دی سنت ہے

ٹردے ویلے غازی نوں ماُاجڑی نے فرمایا
کرنی تیں زینبؑ دے پردے دی حفاظت ہے

مشکل ہے بہوں بیشک خنجر دے تلے سجّدہ
بازاراں دے وچہ ٹُرنا زینبؑ دی شہادت ہے

پردیسی توں مارو نہ بے جرم مسلمانوں
شبیرؑ دا خون لوگو اے خونِ رسالت ہے

نہ وین کیتے زینبؑ اَج لاشے بھرانواں تے
منگدی رہی اُمت توں رون دی اجازت ہے

ماُاجڑی رہی شمر دیاں ضرباں نوں گندی
مقتل وچہ رہی روندی خاتون قیامت ہے

تنویر نہیں قاری شبیرؑ جہیا ملدا
نیزے تے رہیا کردا قراں وی تلاوت ہے

نوحہ

در شہادت علیؑ علیہ السلام

لوگو اے جنازہ ہے داماد پیغمبرؐ دا
سب مل کے کرو ماتم اس کعبے دے گوہر دا

حیدرؑ دے سوا جگ تے احمد دا وصی کوئی نہیں
عمران دے چن وانگوں دنیا تے سخی کوئی نہیں
قاتل نوں دیوے شربت کم ساقی کوثر دا

نہ وین کرے زینبؑ اجے وقت نہیں آیا
سر چج ڈیو بھینیں دے حسنینؑ کوں فرمایا
ویکھے نہ علیؑ منظر دھیاں دے کھلے سر دا

ہتھ چُم کر زینبؑ دے رو مولا علیؑ آکھے
اِس کوفے دے وچہ آسیں زینبؑ توں رسن پا کے
بہوں فکر علیؑ نوں ہے زینبؑ تیری چادر دا

ثقلین دی بندگی توں ودھ گئی جیندی ضربت ہے
جیں ساری عمرُ کیتی اِسلام دی خدمت ہے
بنیا ہے نشانہ کیوں ملعون دے خنجر دا

زہراؑ دے جگر پارلے دُنیا تے صبر کر گئے
کُجھ قتل تھئے سید کئی زہر دے گھٹ بھر گئے
اسلام تے احسانِ اولادِ پیغمبر دا

تنویرؔ قریب آیا جاں وقت شہادت دا
سر حسنؑ تے شاہ رکھیا ہائے تاج امامت دا
میرے بعد حسنؑ بچڑا توں وارث اس گھر دا

نوحہ

ہائے رُل کے جنگلاں وچ سیدؑ اسلام تے کر احسان گئے
دے پردے زہراؑ جائیاں دے مظلوم بچا قرآن گئے

منہ سرخ طماچیاں نال کیتے بے وارث سمجھ کے حارث نے
مسلم دے ڈوہیں بچڑے جاں کوفے وچ بن مہمان گئے

حُرمل نے تیر چلایا ہے معصوم نے گل ودھایا ہے
اصغرؑ نے ہس کے تکیا جاں کل مرسل ہو حیران گئے

آکھے لیلےٰ رَب منظور کرے میری محنت سال اٹھاراں دی
نہ دیکھے سہرے اکبرؑ دے رہ دل دیوچ ارمان گئے

تیری زندگی وچ ناہی تک پوندی میری کوفے شام دیاں فوجاں تے
توں جھڑیاں غازی گھوڑے توں تڑپ بھین دے سارے مان گئے

کی خرچ رسولؐ دی آل کیتا اے اج تائیں کہیں پچھیا نہیں
زہراؑ دے دل دے ٹکڑے سب اس دین تے ہو قربان گئے

بن کفن دفن ترے دن لاشے رہے رلدے پاک شہیداں دے
سر کوفے شام بازاراں وچ پڑھ نیزیاں تے قرآن گئے

لتھے مرن دے بعد زنجیر جیندے تنویرؔ او قیدی نہیں بھلدا
ہائے زندگی موسےٰ کاظمؑ دی بغداد دے کھا زندان گئے

نوحہ

شبیرؑ دی مقتل وچ کھڑی روندی زہراؑ جائی
تیرا زخمی گلا چُمدی مجبور ہاں میں بھائی

ٹکڑے جگر حسنؑ دے غازی دے بازو دیکھے
زینبؑ دکھی نے ویکھی شبیرؑ دی تنہائی

شام غریباں لُٹ گئے سادانیاں دے پردے
والاں نوں کھول زینبؑ خاک شفا ملائی

ہتھ بند ہن رسن وچ رون دی نہیں اجازت
کوئی بھین بھرانواں اِنج لاش تے نہیں آئی

بازار سج گئے نے زینبؑ ہے سر برہنہ
پردے بناوے فضہ پاکاں دی پاک دائی

رسیاں دیوچ سکینہؑ نیزے تے علی اصغرؑ
معصوم دے گئے نے مظلوم دی گواہی

رت رون کیوں نہ آکھیا سجادؑ نے ویکھی ہے
زہراؑ دیاں دھیاں دی بازاراں اچ رسوائی

تنویر قیدیاں نوں کوفہ نظر جاں آیا
زینبؑ نوں یاد آئی بابے علیؑ دی شاہی

نوحہ

چن زہراؑ دے چھوڑ مدینہ کربل آن وسایا ہے
اکبرؑ اصغرؑ قاسمؑ دے کے دین حسینؑ بچایا ہے

میرے نانے دی تصویر اکبرؑ توں بھینیں دی تقدیر اکبرؑ
زین گھوڑے توں ظالماں تیکوں نیزے نال لہایا ہے
پُتر جوان دی لاش تے سیّد اُٹھدا باہندا آیا ہے

اجے اصغر بولنا سکھیا نہیں دکھ دل داماں نوں دسیا نہیں
رب جانے کیں منگناں پانی اصغر نوں سمجھایا ہے
گھٹ پانی دے بدلے حرملِ ظلم دا تیر چلایا ہے

اے ٹکڑے حسنؑ دی جان دے ہن اج لگدا ورق قرآن دے ہن
لاش یتیم تے گھوڑے، بھج گئے اُمت ظلم وسایا ہے
خاک تے خون اج رُل گیا لوکو بیوہ دا سرمایہ ہے

بھوں اوکھی منزل پیاس دی ہے بالاں نوں تانگ عباسؑ دی ہے
مشک علم دے ٹکڑے چم کے روندا زہراؑ دا جایا ہے
چُپ کر گئے معصوم کِسے پانی دا نام نہ چایا ہے

نہیں وس لگدا کی بھین کرے بہہ خاک تے زینبؑ وین کرے
بھین غریب نوں زین گھوڑے تے ویر نظر نہ آیا ہے
کوفے شام دیاں فوجاں وچہ گیا چھپ زہراؑ دا جایا ہے

موت بھرا دی کیویں سہہ گئی زینبؑ ضرباں گندی رہ گئی
پاک رسول دی بوسہ گاہ تے شمر نے خنجر چلایا ہے
در خیمے توں ڈھدھی رہ گئی باہر قدم نہ آیا ہے

آگیا ویرن شام بازارِ سر ننگے ہن پردادارِ
پیدل ٹرن دا مستوراں نوں حکم لعین سنایا ہے
پھوپھیاں دی مجبوری نے سجّاد نوں خون رولایا ہے

پاک حسینؑ دی شان اے بُھل گئے کیوں بے دین قرآن نوں بُھل گئے
جس دی خاطر عید دا جوڑا عرشِ بریں توں آیا ہے
قتل قرآن نوں قاریاں کیتا کہیں نہ کفن پوایا ہے

حال سُناوے کیا تنویرؔ اے لُٹ لئی زہراؑ دی جاگیر اے
مخدومہ دے سر توں اٹھیا پاک رسولؐ دا سایہ ہے
محسنؑ دے قاتل نے مظلومہ تے طاق گرایا ہے

نوحہ

شہادت علی اصغرؑ

اٹھی جاگ علی اصغرؑ ویرن تینوں لوریاں بھین سناوے
کیوں بولدا نہیں چن ویرن دل بھین دا ڈبدا جاوے

ارمان ہے بابل جایا تینوں رج نہ بھین کھڈایا
جھولے دی ڈوری نپ کے معصوم کھڑی کرلاوے

توں اصغرؑ کیوں بے چین قربان کراں وارین
بہوں دور ہے تیری بھین صغراؑ نوں کون بلاوے

چا پتر صغیر دا خونِ پیا روندائے چن خاتونِ
تینوں خیمے جے لے جانواں مستور نہ کوئی مر جاوے

اصغرؑ توں ہیں نادانِ تیں ونجناں وچ میدانِ
گیا ماریا چاچا غازی تینوں لڑنا کون سیکھاوے

چا مشک توں پاک نمازی گیا نہرِ فرات تے غازی
عباسؑ دے بازو کٹ گئے ہن پانی کون لے آوے

معصوم تے تیر چلایا حُرمل نوں ترس نہ آیا
ہوئی گود رُباب دی خالی اُجڑی دا دل گھبراوے

آوے تیر تے نہ گھبراویں نہ ہتھ تے پیر ہلاویں
چمگل معصوم دا روکے اصغرؑ نوں ما سمجھاوے

دیں بھین غریب نوں حال اے لگی رت کیوں کرتے نال اے
تنویر سکینہؑ بی بی کرے وین تے پئی کرلاوے

نوحه

رَب خیر کر کے دھی زہراؑ دی پئی خیموں باہر آندی اے
جیہڑی اپنے گھر وچ زندگی بھر رہی بابل توں شرماندی اے

بے جرم خطا تیرے شہر وچوں سانوں ٹوریا نانا امت نے
گل لا کی قبر محمدؐ دی پئی سین زینبؑ کرلاندی اے

میرے ویر دا قاتل ویکھ تاں سہی کر خوف خدا نہ خنجر چلا
ایں دے بچن دے کوئی آثار نہیں ہر زخم توں رت پئی واہندی اے

عباسؑ دے وانگوں مقتل وچ لتھی اُٹھ توں درداں ماری ہے
سُلطان عرب دی لاش اتے آئی زینبؑ اٹھدی باہندی اے

میرا پترؑ امام توں رَت نہ رو کر امر میں پیدل ٹرُدی ہاں
کیوں سربابے دوڈھدھا ہیں پئی اُٹھ توں اُجڑی لاہندی ہے

کوئی ویر ہوندا اج زینبؑ دا سر ننگے نہ بازار آندی
پئی لگ لگ نال دیواراں دے منہ والاں نال لکاندی اے

سجادؑ توں پچھ کیویں شام دیوچ زینبؑ دا استقبال ہویا
لگ پتھراں دی برسات گئی رہی ویر دے بال بچاندی اے

آیا مشکل وقت شبیرؑ اُتے ہن بن جعفر تیار ونجوں
گل لا کے عونؑ و محمدؑ نوں پئی زینبؑ اے سمجھاندی اے

تنویر علی دیاں دھیاں جاں پا رسیاں آیاں شام دیوچ
دربار سجائے گئے سارے رہی خوشیاں امت مناندی اے

نوحه

ہر کلمہ گو توں پچھدا تنویرؔ اے سوالِ
بے جرم بے خطا کیوں رُل گئی نبی دی آلِ

جھولے دی ڈوری نپ کے آہندی کھڑی رُبابِ
قسمت میری عجیبِ نہ پورے ہوئے خوابِ
کیوں بولدا نہیں اصغرؑ اجڑی نوں دے جوابِ
زخمی گلا ہے تیرا کیوں کرتا ہویا لالِ

گھوڑے توں گریا غازی جنگ کربلا دی مک گئی
زینبؑ نے پچھیا ویرن تیری کمر کیوں جھک گئی
ٹکڑے علم دے سیدؑ زینبؑ دی جھولی پائے
رو ئیاں بتولؑ جائیاں کھل گئے سراں دے والِ

بازار شام دا ہے پتھر جھلیندی پئی آں
اُٹھ پہر ہو گئے نیں پیدل میں ٹردی رہی ہاں
باغی دی بھین آ گئی کیہندے نیں شام والے
بند اکھیاں کر نہ ویرن اج ویکھ ساڈا حالِ

بے شک خلیل رَب دے منزل صبر ویکھائی
اکھیاں دے پٹیاں بھن کے لیکن چھری چلائی
اکھیاں نوں کھلیاں رکھ کے لاشہ پسر تے آ کے
سینے چوں برچھی کڈھنی شبیرؑ دا کمالِ

اے فکر مینوں ویرن بازار شام آیا
مجمع شرابیاں دا توں سوچ زہراؑ جایا
فاسق دے نال کرنی ہے میں جدوں کلام
سجادؑ مر نہ جاوے غیرت دے سوالِ

نوحہ

شہادت علی اصغرؑ

اصغرؑ دے نازک گل دے وچ جدوں لگ حرمل دا تیر گیا
گل لا کے تڑپدے اصغرؑ نوں بہہ خاک اتے شبیرؑ گیا

اصغرؑ تیرا پانی منگنا تا زندگی ربابؑ نوں نہیں بھلنا
دتا ایہہ جیہا پانی ظالماں نے کر چپ اصغرؑ بے شیر گیا

کر یاد تیری صورت پیاری میں رونا ہے عمراں ساری
تن نوکاں والا تیر اصغرؑ تیری ما دا کلیجہ چیر گیا

کیتے ظلم اصغرؑ معصوم اُتے چھ ماہ دے بال معصوم اُتے
دو واریں کیہڑے جرم دے وچ ہو قتل اے بال صغیر گیا

تیرے بعد سکینہؑ کی جیوے کیویں بھین تیری پانی پیوے
تن دن دا پیاسا دنیا توں ٹر میں اجڑی دا ویر گیا

کر صبر ربابؑ شبیرؑ آکھے تیرے پتر نوں آیاہاں دفنا کے
جیہڑا خواب خلیل نے تکیا ہا ادی اصغرؑ کر تعبیر گیا

بے مثل تاریخ دی وجہ ڈسدی تنویر شہادت اصغرؑ دی
توحید دا کلمہ کربل وچ کر خون دے نال تحریر گیا

نوحہ

کالا علم گواہ اے غازیؑ تیری وفا دا
پرچم تیرا ہے ضامن اسلام دی بقاء دا
بابے دی شکل والا امُ البنین جایا
قائم رہے ہمیشہ تیرے علم دا سایہ
تسیاں دا آسرا توں ضامن میری ردا دا

مل ویندی جے اجازت غازیؑ جری نوں جنگ دی
ویراں دے قاتلاں توں زینبؑ رِدا نہ منگدی
ترٹدا نہ سانگا لوگو اینج بھین تے بھرا دا

اصغرؑ نوں چا سکینہؑ غازی دے کول آئی
مر جاوے نہ پیاسا تیری فوج دا سپاہی
پانی سوا نہیں بچدا سرمایہ میری ما دا

فوجاں دی بھیڑ دے وچ جاں آیا نظر نہ غازی
ہک وار خیمے ول آ رو رو سکینہؑ آہدی
منگساں کدی نہ پانی کر دی سکینہؑ وعدہ

تیری وفا تے غازی نازاں میرا رسولؐ
حسنینؑ تے علی بھی ممنون ہے بتولؑ
جعفر طیار توں ہیں مظلومِ کربلا دا

غازی دا سر ہے زخمی کٹیاں گئیاں نیں بانہواں
معصوم جام چا کے تکدے کھڑے نیں راہواں
مشکیزہ پھٹ گیا ہے لگا تیر ہے جفا دا

تیرے بعد غازیؑ ویرن پہرے میں ڈیندی پئی آں
بے وارثاں دے وانگوں میں شام ویندی پئی آں
بے گور و بے کفن ہے لاشہ میرے بھرا دا

تنویرؔ سر برہنہ قیدی نبی دی آل
نہیں ویکھ سگیا غازی غیرت دا ہا سوال
نیزے اُتے نہیں چڑھیا فرزند مرتضےٰ دا

نوحہ

زینبؑ وطن توں ٹرپئی عباسؑ دے سہارے
ویراں دا سایہ سر تے ہے غازی پہرے دار

میت حسنؑ بھرا تے مینہ تیراں دے وسائے
بیعت نہیں میں کیتی بس میری اے خطائے
مجبور ہو کے چھوڑی نانا تیری مزار اے

صغراؑ نوں خواب دے وچ بابے نے اے ڈسایا
اکبرؑ نوں مار نیزہ گھوڑے دی زیں توں لاہیا
بیمار صغراؑ کر نہیں اکبرؑ دی انتظار اے

امداد کس توں منگدائیں ہمشیر نوں ڈسائے
اکبرؑ عباسؑ قاسمؑ باقی نہ کوئی رہیا ہے
غربت دے ہو کے دے نہیں دشمن نے لوگ سارے

تیرے بعد بابا خیمے انہاں شامیاں جلائے
پھوپھیاں دے سر توں برقعے تیرے قاتلاں لہائے
زخماں توں رت ہے جاری ظالم تے دُر اُتارے

شامِ غریباں آگئی زندہ نہیں عباسؑ
رونِ یتیم جسدم زینبؑ دیوے دلاسے
عباسؑ بن کے زینبؑ ڈیندی کھڑی ہے پہرے

سید دے پیاسے گل تے خنجر شمر دا چلیا
کربل نجف مدینہ تنویرؔ عرش ہلیا
زہراؑ دے وال کھل گئے روندی ہے زاروزار اے

نوحہ

درشہادت حضرت علیؑ المرتضٰی

حسنینؑ تے زینبؑ دے سر توں گیا اٹھ بابے دا سایا ہے
سجدّے وچ ابنِ ملجم نے حیدرؑ تے خنجر چلایا ہے

میڈے بعد رسولؐ دی آل اتے آوسیں دور مصیبت دا
کربل دے بن وچ لٹ جاناں زہراؑ دا کُل سرمایا ہے

انہاں لٹنی ہے چادر تیری زینبؑ نوں آکھیا شیر خدا
سر زخمی بابے دا جسدم زینبؑ نے جھولی پایا ہے

تیں مرنا زہر دے نال حسنؑ شبیرؑ دی لاش پامال ہوسیں
چم حسنؑ دا منہ شبیرؑ دا گل حیدرؑ نے رو فرمایا ہے

توں قتل تھئیوں بیشک مولا شبیرؑ وانگوں مظلوم نہیں
تیڈی لاش تے دھیاں وین کیتے تیکوں پتراں نے دفنایا ہے

شبیرؑ توں خاص خیال رکھیں کلثومؑ دی کوئی اولاد نہیں
ہے شرم دی ملکہ ما وانگوں رو حیدرؑ نے فرمایا ہے

توں حق دا ولی احمد دا وصی تیڈے صبر توں ہن حیران نبی
تیں اپنے سامنے قاتل نوں شربت دا جام پلایا ہے

تنویر کھڑا جبرائیل روے کہرام پیا ہے کوفے وچ
عباسؑ حسینؑ تے حسنؑ جڈاں بابے دا میت اٹھایا ہے

نوحہ

درشہادت حضرت علیؑ علیہ السلام

اِسلام دا محسنؑ قتل ہویا سر تاج رسولؐ دی دھی دا
زہراؑ لال یتیم ہوئے گیا ماریا ویر نبیؐ دا

ایں دی کعبہ جائے ولادت ہے مسجد وچہ پائی شہادت ہے
توحید رسالت دی نُصرت جیندا مقصد ہا زندگی دا

ہک ضرب جیندی جنگِ خندق دی ثقلین دی بندگی توں ودھ گئی
افسوس ہے ابنِ ملجم تے کیوں بُھل گیا شان علیؑ دا

اے پہلا لال ولایت دا حیدرؑ ہے فخر امامت دا
ہائے کلمہ گو سب مل کے اُٹھاو اے تابوت علیؑ دا

نہ میت حسنؑ دے تیر ڈٹھے نہ لاش حسینؑ پامال ڈٹھی
غیور علیؑ تیں ویکھیا نہیں سر ننگا زینبؑ دھی دا

عمران دا چن فاتح خیبر کیوں بعد رسول خاموش رہیا
حق پاک بتولؑ دا غصب تھیا ڈٹھا لوگاں صبر علیؑ دا

توں خوش قسمت ہیں مولا علیؑ تیکوں غُسل کفن ڈتا پُتراں نے
رہیا ترے ڈینہ باجھ کفن لاشہ تیرے پتر حسینؑ سخی دا

تنویر علیؑ فرمایا ہے گل لا کلثوم تے زینبؑ نوں
میکوں درد روندائے دھیاں دی درباراں دی پیشی دا

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ المرتضٰی

بابے دے پاک جنازے تے آئی پنجتن دی غمخوار اے
سر زخمی ویکھیا بابے دا ہوئی کئی ٹکڑے دستار اے
کہرام پیا ہے کوفے وچ سن وین علیؑ دیان دھیاں دے
ہو وچ پردیس یتیم گئے اج جنت دے سردار اے
پیشانی چم کے حیدرؑ دی آکھے زینبؑ اج میں اُجڑ گئی
ہن موت دی زردی چھا گئی ہے نہیں بچن دے کوئی آثار اے
سن خبر شہادت حیدرؑ دی سر خاکاں پا کے روندا رہیا
در زہراؑ نے جبرائیل آئیں آیا ئن کے ماتم دار اے
توں بھین اٹھاراں ویراں دی جیھڑے ضامن تیرے پردیاں دے
تیرا مان سلامت رہے زینبؑ عباسؑ علمبردار اے
سر ننگے پیدل ٹرنا ہے توں پتھراں دی برسات ویوچ
کریں حوصلے نال عبور زینبؑ توں شام والا بازار اے
تنویرؔ علیؑ سمجھایا ہے کریں زندگی بھر عباسؑ وفا
حسنینؑ دا بن کے توں نوکر زینبؑ دا خدمتگار اے

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ المرتضٰی

شاہِ نجف دے سر تے خنجر شقی چلایا
جبرائیل وین کردا درِ فاطمہؑ تے آیا
ہل گئی زمین کوفہ ماتم ہے دو جہاں وچ
بابے دا زخمی سر جاں زینبؑ نے جھولی پایا
کھولیں نہ وال زینبؑ بابے دی زندگی وچ
قائم رہی ہمیشہ ویراں دا سر تے سایا
قاتل نوں ویکھ پیاسہ شربت پلایا سیّد
ہو قید ابنِ ملجم جدّاں سامنے ہے آیا
مظلوم بہوں حسینؑ توں خوش نصیب مولا
تیکوں کفن ہے ملیا پتراں جنازہ چایا
کعبہ جائے ولادت مسجد دیوچ شہادت
حیدرؑ سوا کسے بھی اعزاز نہیں اے پایا
حسنینؑ چا جنازہ ٹر پئے نجف دے پاسے
زینبؑ نوں یاد اس دم ما دا جنازہ آیا
تنویرؔ کربلا دی ہوئی کوفے ابتداء اے
مسجد دے وچ علیؑ دا ناحق لہو بہایا

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ المرتضیٰ

اسلام دے محسن دا اج یومِ شہادت ہے
غم ساقیِ کوثر دا مومن دی عبادت ہے

جاں مسجدِ کوفہ وچ زخمی ہوئے شیرِ خدا
زینبؑ دے کیتے بن گئی اے خبر قیامت اے

تاریخ دے وچ سانوں کوئی ملدی مثال نہیں
قاتل نوں دیوے شربت اے شانِ امامت ہے

عباسؑ کوں حیدرؑ نے پارت ڈتی زینبؑ
اے شرم دی ملکہ ہے زہراؑ دی امانت اے

شبیرؑ تے غازی نوں فرمایا علیؑ مولا
کرنی تساں زینبؑ دے پردے دی حفاظت ہے

حسنینؑ یتیم تھئے خوشیاں ہن شام دیوچ
ہو خواب گئے پورے اج اُموی خلافت دے

تنویر نوں شاہِ نجف کوئی ہور نہیں خواہش
حسرت ہے کراں تیرے روضے دی زیارت ہے

نوحہ

در شہادت حضرت امام موسیٰؑ کاظمؑ

کاظمؑ اِمام نوں ملی کس جرم دی سزا
بابا رضاؑ دا قید گیا ظلم دی نبھا

تنگ اتنا قید خانہ تاریخ ہے گواہ
کروٹ بدل نہ سنگدا اے وارث رسولؐ دا

ملی زہر ترے آیام تڑپدا رہیا امام
وارث قریب نہیں کوئی چھیڑا کرے دوا

میت تے وین کیتے جناب بتولؑ نے
ہن تاں کوئی غریب دے زیور ڈیو لہا

بے وارثاں دے وانگ نہ ایں کوں دفن کرو
رک جاؤ پڑھسیں آ کے جنازہ ایں دا رضاؑ

ویکھے نشاں بدن تے زنجیراں تے زہر دے
چمؑ داغ رویا خون ہے بیمارِ کربلا

روئے امام ریں دی زیارت دے واسطے
بغداد والے پل تے جنازہ رکھا گیا

روضہ نبی توں قیدی بنایا امام نوں
کیتا نہ کُجھ رسولؐ دا اُمت شقی حیاء

ملدا پیا ہے اجر رسالت دا نانا ویکھ
آئی جنابِ زینبؑ کلثومؑ دی صدا

تنویر مر کے ہویا رہیا بے وطن اسیر
ظلم و ستم دی ہوگئی سید تے انتہا

نوحہ

زہراؑ دے چمن دی لوگو درداں بھری کہانی
بُھلدی نہیں موت قاسمؑ اکبرؑ دی نو جوانی

سجادؑ ہر قدم تے روے لہو دے آنسو
بازاراں دے وچ آئی سر ننگے زہراؑ ثانی

قربان کیتی سید دین نبی دی خاطر
زہراؑ دی پاک چادر عباسؑ دی جوانی

آکھیں تاں جوڑا تیرا عرشاں توں میں منگانواں
بھینیں توں ویر منگ نہیں پوشاک توں پرانی

ہل گئی زمیں کربل روئے حسینؑ صابر
منگیا جدوں اصغرؑ نے امت شقی توں پانی

بیمار ناتواں نوں مارو نہ تازیانے
سجادؑ مر نہ جاوے میرے ویر دی نشانی

مظلومیت دے خطبے بازاراں وچ سناویں
میرا خون چھپ نہ جاوے کریں بھین مہربانی

تنویر اے جیہا کوئی ملدا نہیں نمازی
خنجر شمر رواں ہے سجدے دیوچ پیشانی

نوحہ

سبطِ نبی دی لوگو بس ہور کوئی خطا نہیں
بیعت یزید فاسق کیتی شاہ ہدیٰ نہیں

میرا نام ہے سکینہؑ جھڑکاں نہ دے کمینہ
کچھ ترس کر اے قاتل میرا ہور کوئی رہیا نہیں

مقتل دیوچ سکینہؑ آکھے غریب بابا
گل تیکوں کیویں لانواں تیراں نوں خالی جاء نہیں

زہراؑ دے وال کھل گئے پاسے دے در بھل گئے
توں بوسہ گاہ نبیؐ تے خنجر شمر چلا نہیں

آکھے رُباب رو کر نہ تیر مار ظالم
جیہڑا بول وی نہیں سگدا اس دا قتل روا نہیں

مظلوم توں حسینؑ مجبور اجڑی بھینِ
تیری لاش بے کفن ہے میرے سر اُتے ردا نہیں

تنویر ویکھ فوجاں گھبرا گئی ہے زینبؑ
ہن غازی ویر کوئی نہیں بچدا میرا بھرا نہیں

نوحہ

ٹُرپئی اے شام زینبؑ سجادؑ دے سہارے
شبیرؑ نال کوئی نہیں نہ غازیؑ پہریدار اے

سایہ نہیں ہے سر تے عباسؑ دے علم دا
پتھراں دی وسدی بارش جس راہ توں قیدی لنگدا
بابے دے قاتلاں توں گیا شام تائیں منگ دا
زہراؑ دی پاک چادر بھینیں دے گوشوارے

رو آکھے فروا ویکھے ٹکڑے جگر حسنؑ دے
تیراں دی ہوئی بارش جھگڑے پئے دفن دے
قسمت ویکھائے قاسمؑ ٹکڑے تیرے بدن دے
میں تیراں سال پڑا گِن گِن کے دن گزارے

توں ویکھ ویر کتنا ماحول ہے خرابِ
کلثومؑ فروا لیلیٰ میرے نال ہے ربابِ
دربار شام دا ہے توں آپ دے جوابِ
پچھدائے یزید کیہڑی دھی حیدرِؑ کرار اے

آکھے سکینہؑ بی بی گل باہیں پا بھرا دے
نبھ ویسیں قید وکھری نہ فکر کر سجادِؑ
روندی میں مر نہ جانواں رکھیں بھین نوں توں یادِ
ہر شام کرساں ویرن میں تیرا انتظار اے

ہمشیر مر گئی ہے زنجیراں وچ ہے بھائی
رب جانے کیویں میت سجادؑ نے اٹھالی
عابدؑ نے تنہا تربت معصوم دی بنائی
حیراں کھڑا اے میت کیویں لحد وچ اتارے

تنویرؔ شام آئی ملکہ شرم حیاء دی
بے غیرتاں نے کیتی ہے شہر وچ منادی
آکھے شمر توں پیدل ٹرنا رسولؐ زادی
یثرب نہیں ہے زینبؑ اے شام دا بازار اے

نوحه

مظلوم دا اے ماتم کائنات دیوچ جاری
محشر دے روز تائیں نہیں رُکنی عزاداری

میدان جنگ ہے اصغرؑ جرات علیؑ وکھاویں
ہے وقت امتحاں دا ہتھ پیر نہ ہلاویں
نازک گلا ہے تیرا حرمل دا تیر بھاری

ہو سیں جوان قاسمؑ گن گن کے دن گزارے
تیری لاش وانگوں بکھرے فروا دے خواب سارے
کر یاد تیری صورت ماروسیں عمراں ساری

نانے دی پگ ہے سر تے چہرے تے خون اصغرؑ
گل لا سکینہؑ دھی نوں چمیا ہے بھین دا سر
زینبؑ دے ویر کرلئی ہائے موت دی تیاری

ارض و سماء دی ملکہ تفسیر انما دی
محتاج ہے ردا دی اج اور رسولؐ زادی
دنیا نوں ہے سکھائی زینبؑ نے پردہ داری

پچھاں نہیں ویر اصغرؑ ہوندی خبر جے میکوں
مشکیزہ دے چاچا کدی بھیجدی نہ تینوں
گئی شام تائیں روندی بابے دی موت ماری

تنویر آکھے زینبؑ ساڈا حال ویکھ بھائی
تیڈے بعد بن قیامت شام غریباں آئی
سجادؑ نوں اے پچھ لے جیویں رات میں گزاری

نوحه

زہراؑ دے اجڑے گلشن دا جس دل دیوچ ارماں نہیں
جیکوں درد نہیں چادر زینبؑ دا او غیرت مند انسان نہیں

میں زینبؑ ہاں اے کوفہ ہے اگے بھیڑ بازاری لوگاں دی
کیویں میں بازار عبور کراں کوئی پردے دا سامان نہیں

کر قتل اولادِ محمدؐ کوں دوڑائے گھوڑے لاشاں تے
نہیں سمجھیا مطلب فی القربا یا پڑھیا پاک قرآن نہیں

تیری خاموشی دے چن اکبرؑ ما سمجھ گئی مطلب سارے
اج موت دی رخصت ماواں توں کدی منگدائے پتر جوان نہیں

نہیں لبھدا لاشہ قاسمؑ دا حیران کھڑی ہے مقتل وچ
قاسمؑ دی موت نوں بھل جاناں فرواکیتے آسان نہیں

ہتھ جوڑ رباب آکھے مولا بے چین صغیر ہے جھولے وچ
ھل من ناصر نوں سمجھ گیا اصغرؑ اتنا نادان نہیں

میری پگ دا وارث عابدؑ ہے ایں دا زینبؑ آپ خیال رکھیں
اے جگ دشمن سجادؑ سوا تیرا بھین کوئی نگہبان نہیں

کرو ماتم رج کے وین کرو سجادؑ نے آکھیا پھوپھیاں نوں
اے روضہ پاک رسولؐ دا ہے کوئی شام دا اے زندان نہیں

تنویر گئے مارے سید کئی نال زہر کئی قیداں وچ
بغداد تے کوفے والے سانوں بُھل سکدے زندان نہیں

نوحہ

سجادؑ دی زندگی مکُ گئی اے ہر دکھ گیا صبر دے نال نبھا
نہیں اُف کیتی بازاراں وچ ویکھی پیدل ٹرُدی دھی زہراؑ

سجادؑ علاج توں کر اپنا اے رَت اکھیاں دی رک جاوے
توں بھین سکینہ کر اے دعا تیرے ویر دی زندگی مکُ جاوے
جدوں موت آئی رَت رُک جاناں اس مرض دی نہیں کوئی ہور دوا

اے شمر آکھے سجادؑ ڈسا کیوں بھین تیری اج بولدی نہیں
میں پچھیُا حال سکینہ توں اے روندی ہے لب کھولدی نہیں
کیویں بولے ظالم سوچ ذرا تنگ رسیاں وچ معصوم گلا

کربل توں لے کے شام تائیں ہر ظلم ستم تے چپ رہی اے
دربار دے دَر تے رُک گئی اے حد صبر زینبؑ دی مکُ گئی اے
کیویں آکھاں وچہ دربار دے جاہنُ بھین نوں بابا توں سمجھا

ایں دے درد جہاں توں وکھرے ہن غم دل وچہ موت بھراؑ دا
گل طوق تے پیریں بیڑیاں ہن نالے درد زینبؑ دی چادر دا
گیا بدل شباب ضعیفی وچہ پیا ٹرُدا عابد کمر جھکا

ایں دے رون تے پابندیاں نے نہیں وس لگدا کی بھین کرے
ہویا حکم حسینؑ دا ناں لے کے نہ زینبؑ اُجڑی وین کرے
شبیرؑ دے ماتم دی حسرت لے دِل وچہ گئی اے عون دی ما

آئی ویکھ میں شام تے شامیاں نوں جھڑے ظلم ہوئے نہیں بھل سنگدی
ملے مرن دے بعد سکون مینوں بس ہور تے میں کجھ نہیں منگدی
توں اکبرؑ دی جاگیر دے وچہ وے بھین غریب نوں قبر دی جا

تیرے سینے باجھ نہ چین آوے او خاک اُتے سوندی رہی اے
کر یاد اصغر تے غازی نوں وچہ قیداں رو رو مر گئی اے
میں قبرستان مسافراں وچہ آیاں بھین سکینہ نوں دفنا

تنویر رو آکھے عبداللہ دھی زہراؑ دی کوئی حال سُنا
کیویں مارے زینبؑ ویر تے دربار گئی کیویں باجھ ردا
مینوں خبر ہے قیدن رہی ہیں توں نہ رسیاں والے داغ چھُپا

نوحہ

شبیرؑ تے زینبؑ دا اسلام تے احسانِ
اک ملکہ ہے عصمت دی اک دین دا سلطانِ

واہ اجرِ رسالت دا امت نے ادا کیتا
تفسیر ہے سر ننگے نیزے اتے قرآنِ

شبیرؑ دے لاشے تے اے وین کیتے زینبؑ
محتاج کفن توں ہیں سر بھین دا عریانِ

بن قیدی بازاراں وچ کیوں بنت علی آگئی
ہووے جیندے پردے دا عباسؑ نگہبانِ

خنجر دے تلے سجدہ میں بھین ادا کرنا
زینبؑ تیری قسمت وچ ہن شام دا زندانِ

آحمد دے نواسے دے کوئی ہور نہیں قاتل
قاری تے نمازی ہن کئی حافظِ قرآنِ

زینبؑ نے بھرا سڈیا تعظیم کیتی غازی
حر تیرے مقدر تے تقدیر بھی حیرانِ

قاسمؑ تے علیؑ اکبرؑ عباسؑ دیاں بانہواں
اسلام تے بھین دے پردے کیتے قربان

لٹ چادراں کر قیدی اے شمر لعین آکھے
سڈ غازی نوں ہن زینبؑ کرے پردے دا سامان

حسرت ہے نگا نہواں وچ گل ویر دا چمدی اے
زینبؑ دا بھرا لوگو ہک لحظہ دا مہمانِ

تنویرؔ نہیں رکنا مظلوم دا اے ماتم
زہراؑ دے لٹے گھر دا ہر دل وچ ارمانِ

نوحہ

کربل دی سر زمیں تے لٹ گئی بتولؑ زادی
ہوئی اے سر برہنہ تفسیر انما دی

مقتل ونجن توں پہلے آیا خیمے وچ امام
بھین نوں کیتا سیدؑ جاں آخری سلام
حسرت دے نال ویکھی زینبؑ شکل بھرا دی

[illegible] ظالماں نے جس دا سہاگ لٹیا
قاسم دا [illegible] وچ کربلا دے ملیا
[illegible] قاسم دی اجڑی ماں دی

ام البنین دا چن گھوڑے توں لہہ گیا اے
ہتھ رکھ کمر تے مولا شبیرؑ بہہ گیا اے
زینبؑ دے وین آئے نہ ہوش رہی ردا دی

نیزے توں ویکھیا جاں زینبؑ دا سر کھلا ہے
غیور سہہ نہیں سکیاں نیزے توں جھڑ گیا ہے
جگ تے مثال کوئی عباسؑ دی وفا دی

کوفے دے وسدے لوگو بازار سب سجاؤ
پھلاں دی جاہ تے بے شک پتھراں دا مینہ وساؤ
آگئی ہے دھی علیؑ دی ہوئی شہر وچ منادی

عظمت نبی دے مندے تنویرؔ جے مسلماں
وچ کربلا نہ کردے گھر فاطمہؑ دا ویراں
پردیس وچ نہ رلدی اولاد مصطفیٰؐ دی

نوحہ

زہراؑ دیاں دھیاں دا غمخوار رہیا کوئی نہیں
عصمت دیاں پلیاں دے اج سر تے رِدا کوئی نہیں

نہ تیر چلا حُرمل اے لڑن دے قابل نہیں
پانی پیا منگدا ئے ایں دی ہور خطا کوئی نہیں

غیرت دا تقاضا ہے رَت رُکدی نہیں اکھیاں توں
عابدؑ دی بیماری دی دنیا تے دوا کوئی نہیں

میں شام دی راہواں تے پردیس دے وچ مرنا
اکبرؑ تیری نگری وچ میری قبر دی جاہ کوئی نہیں

ٹردی نہ کدے پیدل بازاراں دے وچ زینبؑ
پردے دا محافظ اج عباسؑ بھرا کوئی نہیں

کیا لے کے ونجے زینبؑ نانے دے مدینے وچ
نہ ویر رہے بچیا سجادؑ سوا کوئی نہیں

پوشاک پرانی وی لٹ لئی اے مسلماناں
مظلوم زمانے تے شبیرؑ جیہا کوئی نہیں

بے درد مسلمانوں اے کون ہے پہچانوں
تصویرِ محمدؐ دا تساں کیتا حیاء کوئی نہیں

تنویرؔ آکھے زینبؑ میکوں غازی اتے ناز اے
عباسؑ جہی کرنی کہیں ہور وفا کوئی نہیں

نوحہ

اِحسان کُل جہاں تے مظلوم کربلا دا
انسانیت دا محسنؑ وارث ہے انبیاء دا

آہدی کھڑی سکینہؑ نہ کر ستم کمینہ
میکوں یتیم کر نہیں کجھ خوف کر خدا دا

حسنینؑ دی غلامی کیتی ہے زندگی بھر
اج نائیں علم گواہ عباسؑ دی وفا دا

شبیرؑ ٹریا جسدم کر آخری سلامِ
حسرت دے نال زینبؑ ڈھدھی منہ بھرا دا

ایں دا نام ہے حسینِ زہرا دے دل چینِ
نہیں ویر میرا باغی فرزند ہے مصطفیٰؐ دا

درلہا کے شمر آکھے غازی نوں سڈ سکینہؑ
بابے دا سینہ بھل ونج کر فکر توں ردا دا

لٹدی نہ میری چادر شام غریباں ویرن
تیکوں کفن پویندی تطہیر دی رِدا دا

تنویرؔ جھولا خالی کدی گود ویکھدی ہے
کیا حال میں سناواں اصغرؑ دی اجڑی ما دا

نوحه

اذان جناب علی اکبرؑ عاشورہ

شبیرؑ آکھے پڑھ بسم اللہ دے فجر دی توں آذان اکبرؑ
ہمشکل نبیؐ آواز تیری سن لے آج کل جہان اکبرؑ

آذان دیوچ علی اکبرؑ نے جڈاں نام محمدؐ دا چایا
آئے وین بتولؑ دیاں دھیاں دے شبیرؑ نے رو کے فرمایا
میرا وسدا گھر توڑے اجڑ ونجیں رہے قائم اے اذان اکبرؑ

سر پتر تے سہرے ویکھن دی ہر ماں دی حسرت ہوندی اے
اکبرؑ دے خون دی لامیندی پئی لاش تے وین کریندی اے
میں اجڑ گئی پردیس دیوچ میرے ترٹ گئے سارے مان اکبرؑ

گل باہیں پا کے معصومہ چمے ویر اکبرؑ دا سینہ اے
لکھ شکر ہے صغراؑ کول نہیں رو کے آکھے سین سکینہؑ اے
او مروینڈی جے سن لیندی تیری آخری اج آذان اکبرؑ

اج موت دا گرم بازار ہوسیں جس ونجناں ہے اُس نہیں ولنا
جاں دن ڈھلنا جنگ مک ونجناں میں خنجر تلے سجدہ کرنا
زینبؑ کلثومؑ دے پردیاں دا ہوسیں اللہ خود نگہبان اکبرؑ

تنویر بلا کے ہک پاسے ماں اکبرؑ نوں پئی سمجھاوے
سر تاج میرا ہے مشکل وچ نہ ماں تیری تے حرف آوے
شالا ویر زینبؑ دا بچ کر جان اپنی قربان اکبرؑ

نوحه

ماتم بھرا دا کر دی گئی شام زہراؑ جائی
سجادؑ باقی زندگی رت روندیاں نبھائی

ناویں دی شام تائیں سجادؑ با جوانِ
بابے دا حکم ملیا تیرا شام امتحانِ
پھوپھیاں دے نال جاناں توں بن کے سارباںِ
یکدم ضعیفی آ گئی اِنج چوٹ دل تے آئی

زینبؑ حسینؑ خاطر تربت بتولؑ چھوڑی
سر ویر توں ہے واری زینبؑ نے اپنی جوڑی
خنجر شمر نے بن وچ زینبؑ دی آس توڑی
رب جانے کیویں سہہ گئی شبیرؑ دی جدائی

کوفے دے وسدے لوگو بازار اج سجاؤ
آگئی ہے دھی علیؑ دی سارے خوشی مناؤ
عباسؑ نال کوئی نہیں پتھراں دا مینہ وساؤ
بُھل جاوے بنتِ زہراؑ بابے علیؑ دی شاہی

حُرمل دا تیر جھل کے نیزے تے چڑھ کے اصغرؑ
زنجیر طوق پا کے بابے دے نال باقرؑ
رسیاں دیوچ سکینہؑ دیوے دہائی رو کر
معصوم دے گئے نے مظلوم دی گواہی

مقتل حسینؑ دیوچ آئی بھین ہو اسیر
آکھے شمر کمینہ پچھان اپنا ویر
رسیاں اچ ہتھ بندھے نے کیویں ہٹانواں تیر
کوئی بھین انج کدے نہیں میت بھراتے آئی

قیداں نبھا وطن تے آئی نبی دی آل
روضے نبیؐ تے سب نے کھولے سراں دے وال
ہل گئی قبر نبی دی دھیاں دا ویکھ حال
جاں داستاں ستم دی زینبؑ نے آ سنائی

قسمت علیؑ دی دھی دی تنویر بہوں عجیب
نہ ویر دا کفن ہے اتنی ہوئی غریب
زنداں بن گئے نے زینبؑ دے کیوں نصیب
دربار شام داھے رسیاں کھڑی ہے پائی

نوحہ

زینبؑ بچا لیا ہے اسلام دا نظام
توڑے آپ بن کے قیدی ونجناں پیا ہے شام

کل رات میں نہ آئی تیری لاش تے حسینؑ
سر دی ردا بھی لٹ گئی مجبور ہوئی بھین
تیرے کفن دفن دا نہیں کوئی انتظام

اگ خیمیاں نوں لگ گئی کیویں بال میں بچاوانوں
جل جانواں یا کھلے سر خیمے توں باہر آنواں
دس کی کراں میں عابدؑ توں وقت دا امام

ویراں دی موت دے غم زینبؑ نوں انج مکا گئے
وارث بتول نوں ہائے بازار شام کھا گئے
درداں دی ماری زینبؑ کر سکدی نہیں قیام

ہے تخت یزید اے میں ہاں بتولؑ زادی
کرسی نشین سب ہن دربار وچ شرابی
فاسق دے نال ویرن کیویں کراں کلام

وعدہ ہے خون تیرا ویرن چھپن نہ ڈسیاں
گلیاں بازاراں دے وچ تبلیغ انج کریاں
کر لازوال ویساں شبیرؑ تیرا نام

تاریخ انبیاء وچ ملدی نہ کوئی مثال
بازاراں وچ کھلے سر آوے نبیؐ دی آل
ناموس مصطفیٰؐ دا نہیں کیتا احترام
تنویر رسیاں پا کے مقتل دیوچ ہے آئی
لبھدی رہی بھرانواں بھوں دیر زہرا جائی
گل ویر نوں نہیں پا بس کیتا ہے سلام

نوحہ

غازی دی بھین زینبؑ محتاج ہے ردا دی
وچ کربلا دے لٹ گئی ملکہ شرم حیاء دی
رہی منتظر ہے صغراؑ بابے نہیں بلایا
وعدہ گزر گیا ہے اکبرؑ نہ لین آیا
شالا خیر ہو وی ویرن صغرا پئی آہدی
تیرے حکم دی میں غازی تعمیل انج کریاں
ویراں دے شہر دیوچ پیدل میں چل کے ویساں
ہو گئی اے بھین تیری پیدل ٹرن دی عادی
جھل تیر مسکرایا جھڑا بول وی نہیں سنگدا
اصغرؑ نوں کیں سکھایا انداز اے مرن دا
ملدی مثال کوئی نہیں اصغر دی اِس ادا دی
جلدے خیام ویکھے رُنیاں بتولؑ جائیاں
زینبؑ دے بازواں وچ ظالم جاں رسیاں پایاں
مر گئی مرن توں پہلے بُھل موت گئی بھرا دی

کیتا کفن دفن دا نہیں بھین انتظام
مجبور ہوئی زینبؑ ونجناں پیا ہے شام
مظلوم دا کفن ہے بنی خاک کربلا دی

زندان آگیا ہے ہن وال میں کھلیساں
ماتم بھرا دا رج کے وچہ شام دے کریساں
سجادؑ دے اجازت آکھے بتول زادی

پیاسہ شہید ہویا نواسہ رسولؐ دا
تنویر گھر ہے جلیا دوبارہ رسول دا
ہوئی کربلا دے بن وچہ تکمیل حسینا دی

نوحہ

لُٹ گیا دشت وچہ گُلشنِ پنجتن
بھین ہے بے رِدا ویر ہے بے کفن

نہیں مدینہ وطن توں بہوں دور ہاں
میں ہاں اُمت دی قیدی تے مجبور ہاں
ہتھ کھلے ہوندے تیکوں کریندی دفن
بھین ہے بے رِدا ویر ہے بے کفن

تیکوں پُتر اس دے کیتے میں پر جانواں ہا
لاش نوں تیری ویرن میں گل لانواں ہا
ہوندا پامال نہ ویر تیرا بدن
بھین ہے بے رِدا ویر ہے بے کفن

ویکھو سجادؑ بیمار دی بے بسی
جاں سکینہ دُکھی قید وچہ مر گئی
بھین نوں میلے کرُتے دا پایا کفن
بھین ہے بے رِدا ویر ہے بے کفن

مان زینبؑ دا غازی بھرا نہ رہیا
ملکہ اے دوسراء ہوئی بے آسرا
لاش عباسؑ تے آئی پا کے رسن
بھین ہے بے رِدا ویر ہے بے کفن

ضرباں خنجر دیاں بھین گندی رہی
شام دا اے ہے بازار مقتل میری
بند توں اکھیاں نہ کر ویکھ زہرا دا چن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

جلدے خیام پئے دیوے زینبؑ صدا
جگ دا مشکل کشاء ساڈے پردے بنا
کر یتیماں دی امداد خیبر شکن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

رو نہیں سنگدی تینوں ویر قسمت میری
لاش دھپ تے تیری چھوڑ کے میں چلی
گرمی صحرانواں دی تیرا نازک بدن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

لاش قاسمؑ دی جوڑی جان مظلوم نے
وین کیتے نے تنویر کلثوم نے
بھین اجڑی نوں یاد آگیا ہے حسنؑ
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

نوحہ

پتر اس دی موت دا غم کدی بھلدیاں نہیں ماواں
اکبرؑ تیری جوانی میں کس طرح بھلانواں

میں اٹھدا باہندا پچھا آ تیرے کول ویساں
حالت نوں ویکھ میری تیرا لاشہ کیویں چیساں
اکبرؑ میں چا نہیں سگیا عباسؑ دیاں بانہواں

اکبرؑ جہیا بھرا کوئی کسے بھین دا جے ہووے
ہووے جدا بھرا تے او بھین کیوں نہ روے
بیمار صغرا وانگوں او تکدیاں نے راہنواں

ہر ما دی ہوندی حسرت ویکھے پتر دا سہرا
تقدیر نے دیکھایا اکبرؑ ہے لاشہ تیرا
منظور کیوں نہ ہونیاں تیری ماں دیاں دعانواں

سجادؑ دے اجازت وچہ شام راہواں میں
کہلی ہے دھی سکینہ ایں دے کول رہ سکاں میں
جھولی میں خالی لے کے کیویں وطن تے جانواں

ہم شکل مصطفیٰؐ دا سلطان توں عرب دا
سُن موت تیری مانوں خیمے دا در نہیں لبھدا
اکبرؑ میں ٹُر نہ سنگدی تیرے کول کیویں آنواں

حسرت دے نال تکیا اکبرؑ دا منہ حسینؑ
سینے دا زخم چم کے ما اُجڑی کیتا وینِ
اکھیاں توں کھول اکبرؑ صغرا دا خط ویکھانواں

تنویر فخرِ یوسفؑ ہویا شہید اکبرؑ
آکھے بتول لٹیا میرے حسینؑ دا گھر
یارب میں سُن نہیں سنگدی شبیرؑ دیاں آہانواں

نوحہ

میرا امیر ویرن غربت دی دے صدا نہیں
تیرے بغیر کوئی زینبؑ دا آسرا نہیں
میں جاندی ہاں تیرے سنگتی گئے نے مارے
بیشک ہیں تنہا ویرن دُشمن اے لوگ سارے
زینبؑ اجے ہے زندہ کہیں ہور نوں بُلا نہیں
عابدؑ سوا جہاں تے میرا کون رہ گیا ہے
خیمے وی جل گئے نے ہن شمر کر حیاء ہے
تیرے نبی دی دھی ہاں سر توں ردا لہا نہیں
مینوں روکدی نہ زینبؑ کرے وین اے ربابِ
ڈیندی میں تیکوں حرمل اِس تیر دا جوابِ
پانی منگن دی اتنی ظالم توں دے سزا نہیں
ہو وی سلام میرا اے والی اے مدینہ
آئی ملن ہاں بابا رو آکھیا سکینہ
گل کیویں تینوں لانواں تیراں توں خالی جاہ نہیں

میکوں بھیجیا سکینہ مشکیزہ آپ پایا
کٹ بازو گئے نہ پانی اصغر نوں میں پلایا
مولا میں شرمسارہاں میکوں خیمے لے کے جا نہیں

لاشہ بھرا دا گل لا زینبؑ نے کیتے وینٖ
ڈاڈھی گرم زمین تو بے کفن کفن حسینؑ
تینوں خیمے لے کے جاندی خیمہ کوئی رہیا نہیں

ہر ظلم سہہ گیا آں بہوں کیتا میں صبر ہے
سجادؑ آکھے پھوپھی میرا پھٹ گیا جگر ہے
دربار آگیا ہے سر تیرے تے ردا نہیں

تنویر رو کے قصہ زینبؑ نوں آ ڈسایا
ہو زخمی زین توں ہے گریا بتولؑ جایا
فوجاں دی بھیڑ وچہ ہے بچدا تیرا بھرا نہیں

نوحہ

سجادؑ دی زندگی دی نگہبان ہے زینبؑ
بازار دے ماحول توں حیران ہے زینبؑ

برسات ہے پتھراں دی رت اکھیاں توں جاری
کرداے ستم شمر تے جھنڑ داہے مہاری
مر جاوے نہ سجادؑ پریشان ہے زینبؑ

اے اجرِ رسالت نہیں اندازِ جفا اے
شبیرؑ دے قاتل توں منگے بھین ردائے
کجھ شرم کرو غیرتِ عمران ہے زینبؑ

ہے چہرے تے مخدومہ دے حیدرؑ دی جلالت
ہر موڑ تے جیں ویردی کیتی ہے وکالت
دربار دیوچہ بولدا قرآن ہے زینبؑ

آغوشِ امامت دی پلی خاک نشین ہے
نوکر جیندے در پاک دا جبریل امیں ہے
کیوں تیرے مقدر بنے زندان ہے زینبؑ

اے دین دی ملکہ اے تے دربار دا منظر
تھک پئی اے نبی زادی شمر خوف خدا کر
بن آئی مسلماناں دی مہمان ہے زینبؑ

بازار ہے بچ جاوے اُوندی بھین دا پردہ
شبیرؑ جیہڑی خشک لباں نال ہے پڑھدا
اُس آیتِ تطہیر دا عنوان ہے زینبؑ

توں ویکھیا خنجر تلے شبیرؑ دا سجدا
بن غازی بلند کیتا علم دین خدا دا
تقدیر تیرے عزم توں حیران ہے زینبؑ

اے درد نہ تنویر نوں محشر تک بُھلنا
پارسیاں تیرا شام دی گلیاں وچہ رُلناں
ارمان ہے ارمان ہے ارمان ہے زینبؑ

نوحہ

جگ تے مثال بن گئی عباسؑ دی وفائے
اصغرؑ دے سر دا صدقہ بازوڈوہیں کٹائے

فوجاں نوں شمر آکھے چوگردوں گھیر اپاؤ
اس ہاشمی جواں تے تیراں دا مینہ وساؤ
مشکیزہ بھر کے غازی واپس نہ خیمے جائے

آکھے حسینؑ زینبؑ میری فکر توں کر نہیں
خیبر شکن دی دھی ہیں فوجاں توں بھین ڈر نہیں
غازی رہے سلامت کر بھین توں دُعائے

بن قیدی غازیؑ ویرن ویندی پئی آں شام
ضامن میری ردا دا کر آپ انتظام
قاسم رہیا نہ اکبرؑ پردے جیہڑا بنائے

آکھے سکینہ روکے میں ہو یتیم گئی آں
کہیں نہ چُھڑایا میکوں فریاداں کردی رہی آں
مارے شمر طمانچے ظالم نے دُر اتارے

نوحہ

گیا ماریا چمن زہراؑ دا زینبؑ رُل گئی اے
نہیں علم عباسؑ بھرا دا زینبؑ رُل گئی اے

رہی پیدل ٹر دی سر ننگے بازاراں وچ
کئی گھنٹے کھڑ نروار ڈتے درباراں وچ
بچ گیا ہے دین خدا دا زینبؑ رل گئی اے

مقتول داناں لے کے فریاد نہ بھین کرے
نہ ویر دی میت نوں گل لاوے نہ وین کرے
آگیا ہے دور جفا دا زینبؑ رل گئی ہے

تینوں زین توں چمن زہراؑ میں آپ لہانواں ہا
تیرے آخری ویلے میں ہتھ پیر بنانواں ہا
کوئی وس نہیں عون دی ماں دا زینبؑ رل گئی اے

کیہڑی زینبؑ بنتِ علیؑ ہے شامی پچھدے ہن
نالے ویکھ کے قیدیاں نوں اے ظالم ہسدے ہن
رُنا رَت سجادؑ زیادہ زینبؑ رُل گئی اے

زینبؑ ہے رہی لبھدی ویراں دے یتیماں نوں
مصروف رہی اجڑی بھوں شام غریباں نوں
بھل گئی ہے دفن بھرا دا زینبؑ رل گئی اے

شبیرؑ دی محنت نوں رنگ زینبؑ لا گئی اے
تنویر لٹا چادر او قید نبھا گئی اے
کیتا بھین نے پورا وعدہ زینبؑ رُل گئی اے

نوحہ

مسلم دے لال کیتے تقدیر نے جدائے
راہ تکدیاں نے بھین واپس نہ ویر آئے

اصغرؑ دا واسطہ ای غازی نوں بھیج مولا
وراث نہ کوئی سر تے جیہڑا قید توں چھڑائے

معصوم تے یتیم آں نہ قتل کرائے حارث
دس جرم ساڈا کیا ہے آکھن ڈوہیں بھرائے

مارے طمانچے حارث دریا دی من تے آکے
رب دی رضانوں من کے گردن کھڑے جھکائے

تنویر جیویں اُجڑی پردیس وچ رُقیہؑ
پتراں دی موت دا غم کوئی ماں نہ اِنج اٹھائے